

copied from web

copied from web

واپسی

copied from web

copied from web

عمیرہ احمد

واپسی

copied from web

یاسر شاہ کے

انگلش ناول Shrine

سے ماخوذ شدہ

2010

۷۹۹
HahQ*

انتساب

copied from web

اپنے دوستوں کے
نام

پیش لفظ

”واپسی“ میری تین ٹیلی فلمز کا مجموعہ ہے..... واپسی، سودا اور لباس۔

اس مجموعے میں شامل پہلی ٹیلی فلم واپسی یا سرشاہ کے انگلش ناول Shrine سے ماخوذ ہے۔ میں پاکستانی اُردو یا انگلش ادب پڑھنے کی شوقین نہیں ہوں مگر یا سرشاہ کا یہ ناول مجھے پچھلے سال screen adaptation کے لئے دیا گیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اپنی چھوٹی بڑی خامیوں کے باوجود Shrine پچھلے چند سالوں میں کسی بھی پاکستانی رائٹر کا لکھا جانے والا میرا سب سے پسندیدہ ناول رہا۔ اسے اس کتاب میں آپ تک پہنچانے کا مقصد آپ لوگوں کو Shrine میں اُٹھائے جانے والے ایڈیٹرز سے آگاہ کرنا ہے۔ ایڈیٹرز نے نہ سہی مگر انہیں پیش کرنے کا طریقہ بہت نیا اور دلچسپ ہے۔

”سودا“ آپ کو حیران کر دے گی کیونکہ یہ میرے مزاج اور میرے سائل کی کہانی نہیں ہے۔ اور آپ اسے پڑھتے ہوئے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اسے میں نے لکھا ہے اور اسی لئے مجھے اس پر بہت محنت کرنا پڑی مگر میں نے بہت کم سکرپٹس کو لکھتے ہوئے اتنا انجوائے کیا جتنا میں نے سودا کو لکھتے ہوئے کیا۔

”لباس“ ایک بہت مشکل اور حساس موضوع پر لکھی جانے والی تحریر ہے۔ میں مشکل اور حساس کے الفاظ کیوں استعمال کر رہی ہوں۔ اس کا اندازہ آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔

تینوں ٹیلی فلمز میں ایک theme مشترک ہے اور وہ واپسی ہے..... یہ آپ طے کریں کہ یہ کتاب واپسی ہے یا سمجھوتہ

مرکزی

- 1- ماجو (20 سال کا لڑکا)
- 2- نوشی (35 سال کا آدمی)
- 3- پائل (20 سال کی لڑکی)
- 4- جہاں آرا (60 سال کی عورت)
- 5- اظہر درانی (60 سال کا آدمی)
- 6- کاکو (60, 50 سالہ آدمی)

ثانوی

- 1- افتخار (اظہر کا بیٹا)
- 2- اسلم (35, 30 سال کا آدمی)
- 3- چاندنی (25 سالہ لڑکی)
- 4- گرد (65, 60 سالہ آدمی)
- 5- گلابو (50, 60 سالہ آدمی)
- 6- حجام (45, 40 سالہ)
- 7- گارڈ
- 8- قال والا
- 9- میاں ولایت حسین (65, 60 سالہ)
- 10- جمیلہ (40, 35 سالہ)
- 11- دوسری عورت
- 12- مرد (45, 40 سالہ)
- 13- پتہ بتانے والا
- 14- چاندنی کا عاشق (45, 40 سالہ)
- 15- استاد جی (45, 40 سالہ)
- 16- پائل کا ننھا بچہ
- 17- پائل کا جوان بیٹا (25, 20 سالہ)
- 18- پولیس والا
- 19- حجام کا گاہک

لوکیشن

copied from web

- 1- پائل کا گھر
- 2- نوشی کا گھر
- 3- انکم کا اپارٹمنٹ
- 4- مزار
- 5- میاں ولایت حسین کا گھر
- 6- ساحل سمندر
- 7- جام کی دکان
- 8- فٹ پاتھ
- 9- پارک
- 10- قبرستان
- 11- پائل اور اسلم کا گھر
- 12- چائے خانہ
- 13- ٹرکوں کا اڈہ
- 14- گلی
- 15- پارکنگ

منظر: 1

وقت :	رات
جگہ :	پائل کا کونٹھا
کردار :	پائل

کیمبرہ کوٹھے کے فرش پر گھٹکرو پاندھے بڑی مہارت کے ساتھ تھرکتے قدموں کو فوکس کئے ہوئے ہے۔

گھٹکروں کی آواز ایک خاص لے میں آرہی ہے۔ پاؤں زور سے بار بار فرش پر اٹھ اور پڑ رہے ہیں۔

پاؤں ہلکی ہلکی نیم تاریکی میں ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ رات ہے اور رقص کرنے والا تاریکی میں ہے۔ پاؤں بہت خوبصورت اور پائل نے چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیا ہوا ہے۔

کیمبرہ پائل کا چہرہ جسم یا آس پاس کی جگہ نہیں دکھاتا صرف تھرکتے پاؤں میں بچتے گھٹکروں کو فوکس کئے رہتا ہے۔

(گھٹکروں کی آواز قلم میں کئی جگہ پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال

ہوگی)

منظر: 2

وقت :	دن
جگہ :	سڑک
کردار :	ماجو

کیرہ تیل کی اُن بوتلوں والے بیگر کو فوکس کرتا ہے۔ جو ماجو کے ہاتھ میں ہے۔ ماجو سڑک پر چل رہا ہے ہے۔ اور اُس کے اُٹھتے قدموں کے ساتھ ساتھ بوتلیں کھڑکھڑاتی ہیں۔

کیرہ ماجو کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف چلتے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں اُس سینڈ کو فوکس کرتا ہے جن کے اندر بوتلیں قدموں کی حرکت کے ساتھ کھڑکھڑاتی ہیں اور اُن کی کھڑکھڑاہٹ عجیب سا شور پیدا کر رہی ہے..... (کھڑکھڑاہٹ نما یہ شور پوری فلم میں کئی بار اہم جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگا)

منظر: 3

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	نوٹی

کیمرا ہیجڑوں کے انداز میں تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو نوٹی کے ہاتھ ہیں۔ نوٹی سڑک پر چل رہا ہے اور چلتے ہوئے تالیاں پیٹ رہا ہے۔

کیمرا نوٹی کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف تالی بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو بھدے ہیں اور اُن پر نیل پالش لگی ہے۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چوڑیاں بھی ہیں

(خاص انداز میں بجائی جانے والی تالیوں کی یہ آواز فلم میں کئی جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

منظر: 4

وقت :	دن
جگہ :	فٹ پاتھ
کردار :	ماجو، افتخار

ماجو فٹ پاتھ پر اپنی بوتلیں اپنے سر کے پاس رکھے گہری نیند سویا ہوا نظر آ رہا

ہے۔

بوتلوں والے اسینڈ میں ایک پتلی سی سی بندھی نظر آ رہی ہے جو اُس کی کلائی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

اُس کے کپڑے میلے بوسیدہ اور پیوند زدہ ہیں۔
کیمرہ اس کے جسم اور بوتلوں کو دکھاتے دکھاتے اُس کے چہرے کو فوکس کر لیتا ہے۔ اور یک دم اُس کے چہرے اور جسم پر بہت زیادہ کچڑ نما پانی آ کر گرتا ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر اُٹھتا ہے اور اپنے کپڑوں پر پڑے اُن کچڑ کے دھبوں کو دیکھتا ہے۔ پھر سڑک پر دور جاتی ہوئی اُس شاندار کار کو دیکھتا ہے۔ جو اُس کے قریب فٹ پاتھ سے کچھ فاصلے پر موجود پانی کے ایک گڑھے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اُس پر چھینے اُڑا کر گئی ہے۔

اُس کے ماتھے پر یک دم بل نمودار ہوتے ہیں چہرے سے کچڑ پونچھتا ہوا وہ اُس سمت چہرہ کر کے زیر لب کچھ گالیاں نکالتا ہے جس طرف وہ گاڑی گئی ہے۔

گاڑی تب تک غائب ہو چکی ہے۔

بہت صبح کا وقت ہے اور ابھی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

ماجو اپنا چہرہ صاف کرنے کے بعد قمیض پر سے بھی کچھ صاف کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کوشش میں وہ کچھ کو کپڑوں پر مزید پھیلا دیتا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو بھی آلودہ کر لیتا ہے۔

سر کھجاتے ہوئے وہ ایک بار پھر فٹ پاتھ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر آنکھیں فوری طور پر بند کرنے کی بجائے وہ سر کے پاس پڑی بوتلوں والے اسٹینڈ کو گھورنے لگتا ہے۔ وہ ایک نیک آن بوتلوں کے اندر موجود تیل پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

تبھی وہ گاڑی ایک بار پھر سڑک پر نمودار ہوتی ہے اور اسی تیز رفتاری سے سڑک پر گزرتے ہوئے ایک بار پھر پانی کے اس گڑھے سے ماجو پر چھینے اڑاتی ہوئی گزرتی ہے۔ ماجو کرنٹ کھا کر غصے میں اٹھتا ہے۔ اور اس بار بلند آواز میں گاڑی کے عقب میں آواز لگاتا ہے۔

ماجو: حرام زادے.....

گاڑی تب تک کچھ فاصلے پر نظر بے غیرت.....

آنے والے ایک گھر کے کھلے گیٹ سے اندر جا رہی ہوتی ہے۔ چونکدار گیٹ بند کر رہا ہے جبکہ ماجو ایک بار پھر اپنی آستینوں اور ہاتھوں کے ساتھ طیش کے عالم میں فٹ پاتھ پر بیٹھا کچھ صاف کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ کچھ بڑبا بھی رہا ہے۔

منظر: 5

وقت	:	دن
جگہ	:	نوشی کا گھر
کردار	:	نوشی

کیمبرہ نوشی کے چہرے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔ نوشی سو رہا ہے مگر اُس کا چہرہ
میک اپ سے لتھڑا ہوا ہے۔

یک دم الارم کی آواز پر نوشی بڑبا کر اٹھتا ہے اور چارپائی کے سرہانے پڑی
تیائی پر رکھا الارم بند کرتا ہے۔

پھر نیم تاریک کمرے میں نظر ڈالتا ہے۔

نوشی الارم بند کر کے چارپائی پر بیٹھا بیٹھا جمائی لیتا ہے اور سرہانے پڑا دوپٹہ اٹھا
کر گلے میں ڈالتا ہوا چارپائی سے ٹانگیں نیچے کرتا ہے اور جوتا ڈھونڈنے لگتا ہے۔

منظر: 6

وقت : دن
 جگہ : نوشی کا گھر (صحن)
 کردار : نوشی

.....

نوشی صحن میں تل کے پاس بچوں کے بل بیٹھا اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مار رہا ہے۔ پانی اپنے ساتھ اُس کے چہرے کا پاؤڈر اور غازہ اُتار رہا ہے اُس کا کاجل اور پھیل رہا ہے وہ چہرے کو زور زور سے رگڑ رہا ہے۔ پھر پانی کا ایک اور چھپاکہ مار کر نیچے فرش پر بہتے اور نالی میں جاتے ہوئے پانی کو دیکھتا ہے۔
 کیمبرہ نالی کے پانی کو فوکس کرتا ہے۔

منظر: 7

وقت :	دن
جگہ :	پائل کا گھر
کردار :	پائل

کمرہ فرش پر گرتے پانی کے قطروں کو فوکس کرتا ہے جو آئستہ آئستہ فرش پر پانی کو پھیلا رہے ہیں۔

پھر کمرہ فرش سے آئستہ آئستہ اوپر جھولتی ہوئی لٹوں کو دکھاتا ہے جن سے گرنے والا پانی فرش کو گیلیا کر رہا ہے۔

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سٹول پر بیٹھی شیشے میں کچھ عجیب سے انداز میں پلکیں جھپکائے بغیر اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔

وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلی ہے اور صرف اُس کے بالوں سے ہی پانی نہیں نچڑ رہا بلکہ اس کے چہرے پر بھی پانی کے قطرے ہیں وہ شیشے میں سے کمرے کے نظر آنے والے عکس کو دیکھتی ہے۔ گردن موڑے بغیر صرف آنکھوں کو حرکت دیتے ہوئے..... کمرے میں پڑے ڈبل بیڈ کی سائینڈ ٹیبل پر شراب کی بوتل اور گلاس نظر آ رہے ہیں۔ بیڈ سائینڈ ٹیبل پر موچے کے کچھ گجرے اور کچھ ٹوٹے پھوٹے ہار بھی پڑے ہیں۔ بیڈ کی چادر تقریباً ایک طرف سے فرش پر لٹکی ہوئی ہے تکیے بے ترتیب ہیں اور بیڈ پر سلوٹیں ہیں۔

کمرے کے ایک طرف پڑے صوفے کے سامنے ٹیبل پر کھانے کے کچھ برتن

اوندھے سیدھے پڑے ہیں ایک پلیٹ میں چند ٹھنڈے سیخ کباب نظر آ رہے ہیں۔

وہ آئینے سے کمرے کو دیکھتے ہوئے یک دم اپنے لمبے گیلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی ہے اور اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔
(گھنگھروؤں کی آواز)

// Cut //

منظر: 8

وقت : دن
جگہ : جام کی دکان
کردار : ماجو

ایک گندے اور تنگ سے حمام کے اندر ماجو ٹوٹے پھوٹے شاور کے نیچے کھڑا ہے۔ نلکا گھماتے ہوئے وہ شاور کھولتا ہے۔ پانی کی پتلی سی دھار اُس کے چہرے پر گرتی ہے۔ اور کیچڑ کو دھولے جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے اپنے سر پر پانی گرنے دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے وہ اس وقت کہیں اور پہنچا ہوا ہے۔

// Intercut //

منظر: 9

(خیال)

وقت	:	دن
جگہ	:	باتھ روم
کردار	:	ماجو

.....

ماجو ایک شاندار سے باتھ روم کے اندر شاور کے نیچے کھڑا ہے اور شاور کی بھرپور دھار اُس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ وہ مسکرا رہا ہے یوں جیسے سر پر گرتے پانی سے محفوظ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 10

وقت :	دن
جگہ :	حجام کی دکان
کردار :	ماجو، حجام، گاہک

ماجو حجام کی دکان میں لگے شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں تیل لگا رہا ہے حجام پاس پڑی کرسی پر بیٹھے گاہک کی شیو بنانے میں مصروف ہے۔

ماجو بالوں میں تیل لگانے کے بعد سامنے شیشے کے پاس پڑی ایک اخبار اٹھا کر اپنے ہاتھ رگڑتا ہے وہ ہاتھوں میں لگا تیل صاف کر رہا ہے۔ اخبار انگلش ہے اور اُس پر ایڈز کے بارے میں ایک بڑا سا اشتہار چھپا ہوا ہے مگر ماجو ہاتھ صاف کر کے اخبار ایک طرف پھینک دیتا ہے اور جیب سے ایک کنگھی نکال کر بالوں میں پھیرنے لگتا ہے

حجام اسے مخاطب کرتا : حجام : افضل کا خط آیا ہے۔
ہے : تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔

بے اختیار مسرور ہو کر : ماجو : کویت سے؟

حجام : ہاں کویت سے۔

ماجو : کیا کام مل گیا اسے؟

حجام : ہاں..... عیش کر رہا ہے

اس کے تہہ ہنسنے بھانے دن

پھر گئے..... نہ وہ سینٹھ اُسے
 ملتا..... نہ اُسے باہر لے جاتا..... تو وہ
 آج تمہاری طرح پھر کسی کی مالش کے
 لئے ہی جا رہا ہوتا..... اسی کو دن
 پھرنا کہتے ہیں..... اللہ چھپر پھاڑ کر
 دیتا ہے جب دینے پر آئے۔
 ماجو کا چہرہ کچھ پھیکا پڑتا ہے۔ وہ آئینے میں اپنے بالوں میں کسی سوچ میں ڈوبا کنگھی کرتا رہتا
 ہے۔

// Cut //

منظر: 11

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	پائل

پائل ایک سیاہ لمبی چادر سے خود کو سرتا پیر چھپائے ہوئے ہے۔ وہ اپنے گھر کے چھوٹے گیٹ کو کھول کر باہر آتی نظر آتی ہے۔ پھر سڑک پر آ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 12

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : کا کو، پائل

پائل سڑک پر چل رہی ہے۔ کیرہ اس کے اوپر والے حصے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔
وہ چلتے چلتے ایک دم ہولے سے مسکراتی ہے

پھر بولنے لگتی ہے اور پائل: دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے..... تجھے اس وقت
ساتھ اسی طرح چلتی رہتی
نہیں آئے گی۔ ہے۔

تو بلی کی طرح جاگتا
ہی رہے گا..... یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی
گھر میں آئے یا گھر سے
جائے اور کا کو کو پتہ
نہ چلے۔

وہ اس جملے پر چلتے چلتے رکتی ہے۔ پھر مڑ کر پیچھے دیکھتی ہے۔ اس کے بالکل عقب میں اس
کی سیدھ میں چند قدم پیچھے ایک چھوٹے قد کا ادھیڑ عمر آدمی چلا آ رہا ہے۔

منظر: 13

وقت : دن
جگہ : مزار کی سیڑھیاں
کردار : پائل، نوشی، ماجو

کیرہ سیڑھیاں چڑھتے پائل کے پیروں کو فوکس کرتا ہے پاؤں اسی طرح مہندی سے سجے خوبصورت ہیں مگر اب اس میں گھٹکر نہیں ہیں۔ اور جوتے بھی نہیں ہیں۔
پائل سیاہ چادر میں خود کو اچھی طرح چھپائے سیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔
کیرہ اُس سے کچھ پیچھے تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ نوشی اب بھی تالیاں بجا رہا ہے مگر اب وہ بھی پائل کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتا نظر آ رہا ہے۔
(بیک گراؤنڈ میں گھٹکروں کی آواز تالیوں کی آواز میں مدغم ہوتی سنائی دے رہی ہے۔)

کیرہ اب عورتوں کا لباس پہنے سجے سنورے نوشی سے ہوتا ہوا اُس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ماجو پر فوکس ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پکڑی بوتلوں والے شینڈل پر.....
پھر ماجو کے چہرے پر۔
(کھڑکھڑاتی بوتلوں کی آواز اب گھٹکروں اور تالیوں کی آواز میں مدغم ہو گئی ہے اور تینوں آوازیں مل کر ایک عجیب سی لے پیش کر رہی ہیں۔)

تینوں دوست آگے پیچھے مزار کی سیڑھیاں چڑھتے نظر آ رہے ہیں۔
(بیک گراؤنڈ میں گھٹکروں اور تالیوں کا شور سنائی دے رہا ہے۔)

منظر: 14

وقت : دن
 جگہ : مزار کے قریب میدان
 کردار : ماجو، پائل، نوشی

تینوں ایک درخت کے نیچے بیٹھے چائے کے کپوں میں rusk ڈبو ڈبو کر کھا رہے ہیں۔ پائل باری باری دونوں کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پائل: تم دونوں آج پھر اداس ہو

کیا ہوا ماجو؟..... اور

نوشی اب کب تک زویا

کے لئے منہ لٹکائے پھرے

گی۔

نوشی: میرے سے مذاق نہ کر

پائل میرا جی اچھا نہیں

ہے۔

پائل: اور کتنے دن اپنا جی اس

طرح بُرا کر کے پھرے گی

..... کچھ ہوش کے ناخن

لے نوشی..... زوہا کو مرنا

تھام گئی..... تو جیتے ہی

کیوں زندہ درگور کر رہی

ہے اپنے آپ کو

تجھے کیا ہوا ہے ماجو؟

مجھے تو لگتا ہے انہیں گاڑیوں

میں سے کسی نے نگر مار دی

ہے اسے جن کی تصویریں

اکٹھی کرتا پھرتا ہے۔

کیوں رے ماجو.....؟

شکل دیکھو اور شوق دیکھو

..... 20 لاکھ سے کم کی گاڑی

پر تو نظر نکلتی نہیں ہے اس

کی..... کیوں بے ہوش

کیوں نہیں ہے آج؟

کیا بولوں؟

کچھ بول..... پر بول تو سہی

افضل کو کویت میں بڑی

اچھی نوکری مل گئی ہے۔

دو تیرا مہیا پار؟

ہاں آج صادق حجام نے

بتایا مجھے..... اس نے خط

لکھا تھا اے..... قسمت دیکھو

سالے کی..... وہ میری جگہ

بات بدل کر

خداق اڑانے

والے انداز میں

نوشی:

پاکل:

نوشی:

پاکل:

ماجو:

پاکل:

ماجو:

نوشی:

ماجو:

ایک سگریٹ سلگاتے

ہوئے

بیٹھا تھا اس رات ماش

سامان لے کر میں

تم لوگوں کے پاس بیٹھا رہا

اور وہ سینٹھ اُٹے لے اڑا

کوس..... نوشی:

کوس ہمیں..... گالیاں

دے..... ہماری وجہ سے

تمہیں اس رات دیر نہ ہوتی

تو اب تو عربوں کی ماش

کر رہا ہوتا۔

تم لوگوں کو کیا کوسوں.....

اپنی تو قسمت ہی خراب ہے

سڑک پر بیٹھے ہیں.....

سڑک پر ہی مرجائیں گے

لوگوں کی ماشیں کرتے

کرتے..... تم دونوں تو پھر

بھی اچھے ہو..... گھر ہے

تم دونوں کا..... میرا کیا ہے

سڑک پر کھڑی ہر چھت گھر نہیں ہوتی

ماجو..... تو سڑک پر ہے پر

آزاد تو ہے..... اپنی مرضی

سے تو جی رہا ہے..... میری طرح

قید میں تو نہیں ہے۔

آئے ہائے..... نوشی:

تم دونوں کی قسمت

مذاق اڑانے والے

انداز میں

رنجیدہ ہو کر

اس کا کندھا

تھکتے ہوئے

مذاق اڑانے والے

خراب ہے..... ایک میں ہی
ہوں بھاگ بھری..... اپنا تو
گھر بھی ہے..... گرو بھی ہے
سکھی سہیلیاں بھی ہیں.....

افردگی سے عجیب
سی مسکراہٹ کے
ساتھ

ساری دنیا ہی اپنی ہے
بس ایک خاندان نہیں ہے
اپنا بھی گھر ہو جائے گا جب
میں اور اسلم.....

پائل:

چائے پیتے پیتے نوشی
کو بے اختیار لہتو
لگتا ہے۔ پائل بات
ادھوری چھوڑ کر غصے
میں نوشی کو دیکھتی
ہے

کیوں کیا تکلیف ہونے لگی ہے
تم دونوں کو اسلم اور میرے
نام پر..... تم دونوں کو برداشت
نہیں ہوتا کہ مجھے ایک سچا پیار
کرنے والا مل گیا ہے۔

ماجو:

سچا پیار کرنے والا؟.....
ہوش کے ناخن لے پائل.....
ہم لوگوں کی زندگی میں جھوٹا
سچا کوئی پیار نہیں ہوتا.....
صرف کاروبار ہوتا ہے..... وہی
کاروبار جس کے لئے ہم سڑک پر

ہیں اور تم بازار میں
 نوشی: تو سچا پیارا یہی کہتی ہے جیسے
 پان چھالیہ کی بات کر رہی
 ہو۔

پاکل: تو چپ رہ تو نہ مرد نہ عورت
 تجھے کیا پتہ محبت کا

نوشی: بھڑوہ بول رہی ہے مجھے؟

پاکل: میں نے کیا کہا؟

ماجو: تو چپ کر نوشی مجھے سمجھانے

دے اسے

پاکل: کوئی مجھے کچھ نہ سمجھائے.....

اسلم میری زندگی میں آنے والا
 پہلا اور آخری مرد ہے جس کے
 ساتھ میں شادی کا سوچتی

ہوں

نوشی: اور پھر ساری عمر ماتھے پر ہاتھ

رکھ کر روؤں گی

پاکل: جب میں اسلم کے ساتھ شادی

کے بعد اس مزار پر سلام

کرنے آیا کروں گی تو تم لوگوں

کو پتہ چل جائے گا کہ میری

اور اس کی محبت سچی ہے۔

ماجو: تو ہے کیا پاکل؟..... ایک

طوائف..... تاپنے والی عورت

غصے میں آ کر

مدافعاتہ انداز میں

بڑبڑاتا ہے۔

بات کاٹ کر

غصے سے

.....اسلم غریب ہے مگر اس
 کا خاندان ہے۔ اس کی ماں
 بہنیں ہیں وہ ایک بازار کی
 عورت کو اسلم کی بیوی بن
 کر اس گھر میں آنے دیں گی؟
 ایک ایسی عورت کو جس کے
 نہ آگے کوئی ہے نہ پیچھے.....
 تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ
 تجھ سے محبت نہیں کرتا صرف
 تجھے استعمال کر رہا ہے۔

پائل اپنی آنکھوں میں آنے
 والے آنسوؤں کو روکنے
 کی کوشش کرتے ہوئے
 یک دم ہاتھ میں پکڑا
 خالی کپ زور سے زمین
 پر مارتے ہوئے اٹھ
 کر تیزی سے وہاں سے
 چلی جاتی ہے۔

نوٹی:

پائل پائل

نوٹی آواز دیتا ہے
 مارجو ہونٹ کاٹنے
 لگتا ہے۔ نوٹی
 مارجو سے کہتا ہے۔

تجھے کیا ضرورت تھی اس
 سے ایسی باتیں کرنے کی.....
 خواہ مخواہ دل دکھا دیا اس

منظر: 15

وقت	:	دن
جگہ	:	ہجڑوں کا قبرستان
کردار	:	نوشی

نوشی قبر پر نظریں گاڑے بیٹھا ہے اُس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ قبر پر پڑے چند پھول ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ قبر کے اوپر سے لڑھک کر کچھ دور جاتے ہیں۔

منظر: 16

(ماضی)

وقت :	رات
جگہ :	نوٹی کا گھر
کردار :	نوٹی، زویا

نوٹی اور زویا ایک چارپائی پر چپٹ لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں چھت کو دیکھ رہے ہیں کمرے میں نیم تاریکی ہے۔

چھت کو دیکھتے ہوئے زویا: تجھے پتہ ہے نوٹی مجھے

سب سے زیادہ کس چیز

سے ڈر لگتا ہے؟

نوٹی: کس چیز سے؟

زویا: موت سے

نوٹی: کیوں ری موت سے

کیوں؟..... اس زندگی

سے تو اچھی ہی ہوگی

موت.....

نکے نکلے کے لئے سڑکوں پر ناچنا تو

نہیں پڑے گا

زویا:

نہیں مجھے اس لئے موت
سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اگلی زندگی
میں بھی میں تجھ نہ ہوں.....

نوشی یک دم گردن

موز کر زویا کا چہرہ

دیکھتا ہے جو اسی

طرح چہت کو دیکھتے

ہوئے کہہ رہا ہے۔

ایک زندگی کی تو کوئی بات نہیں

مگر بار بار تجھ بن کر جینا.....

نہ ری یہ مجھ سے نہیں ہوگا.....

..... میں چاہتی ہوں جب میری

روح میرے جسم سے نکلے تو یہ

جسم یہیں..... ادھر اس دنیا میں

ہی ختم ہو جائے..... یہ اگلی دنیا

میں میرے ساتھ نہ جائے.....

بے جنس جسم کس کام کا؟.....

اگلی دنیا میں عورت بنوں چاہے

مرد..... مگر انہیں دونوں میں سے

کچھ بنوں میں..... تجھ بن کر تماشہ

نہ بنوں میں

منظر: 17

وقت : دن
جگہ : پائل کا گھر (بڑا ہال)
کردار : کا کو، جہاں آرا بیگم

کیمرہ فرش پر گلاب اور موہیے کے ملے ہوئے پھولوں کو فوکس کرتا ہے۔ جنہیں کا کو جھاڑو کے ساتھ اکٹھے کر رہا ہے۔

تبھی جہاں آرا بیگم ایک پان منہ میں رکھتے ہوئے اندر داخل ہوتی ہے اور کا کو کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔ جہاں آرا: تیرا کام ابھی تک

ختم نہیں ہوا کا کو؟

کا کو: بس ہو گیا بی بی جان

جہاں آرا بیگم پان چباتے ہوئے ایک طرف رکھے تخت پر بیٹھتی

ہے۔ جہاں آرا: تو بھی بوڑھا ہوتا

جار رہا ہے کا کو.....

ہاتھ پیر ڈھیلے پڑنے

لگے ہیں تیرے.....

ایک زمانہ تھا جب
پہری کی طرح گھومتا

تھا تو..... آہ ہاہ.....

کیا زمانہ تھا وہ.....

جب گوریا زندہ تھی

تب تو اس کو خٹے کو

بھاگ لگے ہوئے تھے

..... ارے دن رات

میں فرق کرنا مشکل ہو

جاتا تھا اتنے لوگ ہوتے

تھے یہاں..... یاد ہے۔

نا تجھے کا کو؟

جی بی جان

جہاں آرا: کیا ٹھانڈے تھے تب..... یہ لمبی

گاڑیاں..... اور یہ گاڑیوں

کی لمبی قطاریں..... پوری

سڑک بھری ہوتی تھی۔ کئی

بار تو گاڑی نکالتے لوگوں کے

ایکمیڈنٹ ہوئے..... پھر منسٹر

صاحب کو کہہ کر یہاں ٹریفک

پولیس والا کھڑا کروایا.....

سب گوریا کی وجہ سے تھا وہ

قتل کیا ہوئی میرا تو کوٹھارا

میا..... یہ پائل، چنپل، چاندی

بات کرتے کرتے گہری سانس لیتی

سے جیسے اسے جھ یاد آتا ہے۔

کا کو اپنے کام میں مصروف

اپنے کوزے کو کوزے دان

میں ڈالنے میں مصروف

ہے۔

پوچھتی ہے۔

کا کو:

بے اختیار nostalgia انداز

میں بنتی ہے۔ پھر کہو

یا سیت بھرے انداز میں

کہتی ہے۔ جہاں آرا اب

کوئی ایک بھی اُس کی کلاس
 کی نہیں ہے..... وہ تو ایک
 ہی تھی اپنے نام کی
 ہائے میری گوریا کیسے
 بے رحمی سے مارا ظالم نے۔

جیسے اپنے آپ سے باتوں
 میں مصروف ہے۔

سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے
 ہوئے آہ بھرتے ہوئے

کا کوٹو کری اور جھاڑو
 اٹھا کر کھڑا ہوتا ہے۔
 اور دروازے کی طرف
 جاتا ہے۔

منظر: 18

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : ماجو

ماجو فٹ پاتھ پر چل رہا ہے جب اُسے فٹ پاتھ پر ایک اخبار گرا ہوا ملتا ہے۔ وہ لپک کر اُسے اٹھاتا ہے۔ اور الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ پھر ایک جگہ اُس کی نظر ٹھہر جاتی ہے وہ تیل کی بوتلیں فٹ پاتھ پر رکھتے ہوئے خود بھی نیچے بیٹھ جاتا ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اخبار میں ایک گاڑی کی تصویر کو پھاڑ لیتا ہے۔

پھر اپنی جیب سے اخبارات کے کچھ دوسرے تراشے نکالتا ہے اور اُس تراشے کو بھی اُن تراشوں کے ساتھ تہہ کر کے رکھ دیتا ہے پھر دوبارہ انہیں جیب میں ڈال لیتا ہے۔

منظر: 19

وقت : دن
 جگہ : پائل کا کچن
 کردار : پائل، جہاں آرا، کاکو

پائل کچن کے ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اور کاکو کچن میں برتن دھونے میں مصروف ہے۔ جب جہاں آرا اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: چائے کا ایک کپ

بنا کر دے کاکو

..... درد سے سر پھٹا

جار رہا ہے۔

وہ کہتی ہوئی پائل کے پاس

دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھتی

ہے اور ایک اُبلّا ہوا

انڈہ پھیلنے لگتی ہے۔

انڈہ پھیلنے ہوئے وہ

پائل سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اگلی شوٹنگ کب

ہے تیری؟

پائل: پرسوں

جہاں آرا: کس کی شوٹنگ ہے؟

پاکل: جہا تکیر بھٹی کی
جہاں آرا: تو پھر تو وہ حرام زادہ
اسلم بھی ہو گا وہاں۔

پاکل سلاٹس کھاتے کھاتے
رک جاتی ہے اور ناراضگی
سے ماں کو دیکھتی ہے۔
بے حد درشتی سے کہتی
ہے۔

جہاں آرا یک دم اپنی
نون بدلتے ہوئے کچھ
نرم آواز میں کہتی

ہے۔

جہاں آرا: دیکھ پاکل..... میں ماں

ہوں تیری..... دشمن نہیں ہوں
میں سب تیرے فائدے کے لئے
کہہ رہی ہوں۔ اسلم دو نکلے کا
ایک کسرہ مین ہے اور کسرہ مین
سے طوائض عشق نہیں لڑاتی۔

پاکل: تو نے ہی کہا تھا کہ اُس سے
چکر چلاؤں تاکہ وہ میرے اچھے
شائس لے..... شوٹنگ میں
اور مجھے اور فلمیں مل جائیں۔

جہاں آرا: چکر چلانے کو کہا تھا عشق
لڑانے کو نہیں۔

پاکل: میں انسان ہوں روٹ نہیں

کہ تیرے کہنے پر چلوں اور تیرے
کہنے پر رک جاؤں..... محبت
کرتی ہوں میں اُس سے اور
ہمیشہ کرتی رہوں گی۔

جہاں آرا: طوائفوں کی زندگی میں محبت

نام کی کوئی شے نہیں ہوتی.....

نہ ہونی چاہیے..... سارے مرد

کتے ہوتے ہیں اور ساری طوائفیں

ہڈیاں..... وہ ہڈی کو چوستے

ہیں بھنجوڑتے ہیں اور ذل

بھر جانے پر بنجوں سے زمین کھود

کر دفن کر دیتے ہیں..... ایس

..... وہ کبھی ہڈی کو گلے بٹھار

یا سر کا تاج بنا کر نہیں پھرتے۔

پاکل: میں اسی لئے طوائف بنا

نہیں چاہتی۔

جہاں آرا: طوائفیں بنتی نہیں..... ہوتی

ہیں..... تیزی ماں اور اُس

کی پیچھے سے سات نسلیں

طوائفیں ہیں پھر تو اپنے آپ

کو کیا سمجھے بیٹھی ہے۔

پاکل: پھر میری نسل میں آگے کوئی طوائف

نہیں آئے گی۔ میں اسلم سے شادی

کروں گی۔ عزت سے گھر بساؤں

کی۔

جہاں آرا: محبت اور عزت بھول گئی
 گور یا کو تیرے سامنے کوٹھے
 پر آ کر دن دہاڑے مار گیا
 تھا اُس کا عاشق وہ
 بھی اسی طرح اُس کا دم بھرتا
 تھا جیسے آج اسلم تیرا۔
 پاگل: اسلم ایسا نہیں ہے۔

جہاں آرا: وہ مرد نہیں ہے نا اس لئے۔
 پاگل: مجھے تمہیں اپنی ماں کہتے شرم
 آتی ہے مائیں بیٹیوں کو
 طوائفیں بنا کر اپنی جیبیں بھرتی
 ہیں؟

جہاں آرا: مجھے بھی تمہیں بیٹی کہتے ہوئے
 شرم آتی ہے اے
 تجھ سے چاندنی اچھی ہے وہ
 اس کوٹھے کی واحد لڑکی ہے
 جو گور یا کے آس پاس کہیں بھائی
 جا سکے مرد کو لے چانتے ہیں
 اُس کے۔

پاگل: تو پھر جاؤ نچاؤ چاندنی کو جو
 تمہاری طرح کیسی ہے میری
 جان مچھوڑو

خستے میں اٹھ کر
 کچن سے نکل
 جاتی ہے۔
 جہاں آرا بلند

آواز میں چینی

ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اس کتیا کو..... کس طرح

زبان چلاتی ہے ماں سے

..... ارے کا کو خبردار

یہ آئندہ کہیں اسلم سے

ملی..... ہر جگہ ساتھ جانا

اس کے..... اور اس حرام

زادے کو میں نے نہ پٹوایا تو میرا

بھی نام جہاں آرا نہیں۔

جہاں آرا چہرے پر دھمکی

دینے والے انداز میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہوئے اٹھ کر پکن سے باہر نکل جاتی ہے۔

کا کو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے کا پکڑے رہ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 20

وقت : دن
جگہ : فٹ پاتھ
کردار : ماجو، فال والا

فٹ پاتھ پر ایک فال والا اپنا طوطا لئے بیٹھا ہے۔ ماجو اُس طوطے والے کے پاس بیٹھا ہے۔

طوطا سامنے پڑے لفافوں سے ایک لفافہ اٹھا کر فال والے ہاتھ میں دیتا ہے۔ ماجو کہتا ہے۔
ماجو: ہاں کیا کہتا ہے تیرا
طوطا آج؟

کارڈ پڑھتے ہوئے فال والا: تیرے دن پھرنے والے ہیں ماجو

کسی دلچسپی کے بغیر ماجو: اچھا؟

فال والا: آج کا دن بڑا مبارک

ثابت ہونے والا ہے تیرے لئے۔

ماجو: سال کے 365 دنوں

میں سے ایک دن کے

مبارک ہونے سے کیا
 ہوتا ہے؟..... کچھ اور بتا
 قال والا: آج تو کسی نخی سے
 ٹکرائے گا

ٹکرا چکا صبح سویرے - ماجو:

..... اُس کی گاڑی
 کچھڑ کا لیپ کر کے گئی

میرے منہ پر سب
 دن پھرنے
 والے ہیں..... نخی سے
 ٹکرائے گا..... یہ ہے
 میری قسمت کا حال۔

ناراضگی کے عالم میں

بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ

کھڑا ہوتا ہے اور اپنا

تیل کی بوتلوں والا سٹینڈ

بھی اٹھا لیتا ہے۔ قال والا دوبارہ کارڈ لفافے کے اندر ڈال کر رکھ رہا ہے۔

منظر: 21

وقت : دن
جگہ : چھت
کردار : نوشی

نوشی چھوٹی سی چھت پر ایک ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہے۔ وہ ڈائجسٹ پڑھنے کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے چھت پر کچھ دور دانہ چگتے کبوتروں کے سامنے اپنے پاس پیالے میں پڑا دانہ بھی پھینک رہا ہے۔ تبھی نیچے سے گرو کی

آواز

آتی ہے۔ گرو: نوشی..... اے نوشی.....

کم بخت نیچے آئے گی

یا میں اوپر آؤں.....

نوشی..... اے نوشی

..... مر گئی کیا؟

نوشی ڈائجسٹ بند کر کے

ڈھیلے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

منظر: 22

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر
کردار : نوشی، گرو

گرو ایک چارپائی پر بٹکیے کا سہارا لئے ہوئے نیم دراز ہے نوشی اندر آتا ہے۔ گرو غصے میں کہتا ہے۔

گرو: کہاں مر گئی تھی..... آدازیں

دے دے کر حلق خشک

ہو گیا میرا۔

نوشی: کیوتروں کو دانہ ڈال رہی تھی

گرو: کیوتروں کی اتنی خدمت

نہ کر..... گرو کی خدمت

کر کے دعائیں لے میری

..... تاکہ تیری زندگی

سنور جائے..... چل پانی پلا مجھے۔

نوشی: زندگی ہوگی تو سنورے

گی۔

گرو: اس کا بھی دماغ ہی

بڑبڑاتے ہوئے باہر

جاتا ہے۔

خواب ہو گیا ہے.....

اسے زویا تو کیوں مر گئی

نوشی دوبارہ پانی کا گلاس لے کر اندر آتا ہے اور گرد کو دیتا ہے گرد پانی پکڑتے ہوئے

کہتا ہے۔ گرد: چل ناقلیں دبا میری

نوشی چار پانی پر بیٹھ کر گرد کی ناقلیں گود میں رکھتا ہے اور انہیں دبانے لگتا ہے۔
گرد پانی پینے کے بعد گلاس نیچے فرش پر رکھتا ہے۔

پھر نوشی سے کہتا ہے۔ گرد: اور کتنے دن سوگ چلے

کا تیرا..... زویا تو مر

گئی اور بس گئی اب تو

کتنے دن یہ روتی صورت

لے کر پھرے گی۔

نوشی: کیا سوگ گرد جی.....

مجھ جیسی کا کیا سوگ.....

میرا تو بس کلیجہ منہ کو

آتا ہے جب میں سو جیتی

ہوں کہ خالموں نے کتنی بے

رحمی سے اُسے مار کر سڑک

پر پھینکا تھا..... ارے اس

بے چاری نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

گرد: پر اب تو اُس کے لئے کتنے

دن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے

گی..... ایسے نہیں گزرتی

زندگی میری جان..... اے

زویا میری بچی تھی مجھے

دکھ نہیں ہے کیا اُس کا
 مگر کیا کریں یہاں
 تو اتنے بڑے بڑے لوگ دن
 دیہاڑے قتل ہو جاتے
 ہیں اور کوئی پکڑنے والا نہیں
 ہوتا پھر ایک بیچوے کی
 موت پر کون سا طوفان آئے گا۔
 نوشی: آج زویا ماری گئی کل
 میں پھر.....

ہات کاٹ کر گرو: ارے میری بچی کیوں سو جتی
 ہے ایسے..... ارے کام میں دل
 لگا..... کچھ نہیں ہو گا تجھے..... گرو
 کی دعا ہے تیرے ساتھ۔
 نوشی: تو کیا زویا کے ساتھ تمہاری
 دعا نہیں تھی؟

گرو ناراضگی سے ایک
 ٹانگ اُسے دے مارتا

ہے۔ گرو: ارے گرو سے سوال کرتی ہے
 گرو کو طعنہ دیتی ہے۔

نوشی: غلطی ہو گئی گرو جی۔

چار پائی سے اٹھتے گرو: کام پر جانا شروع کرو یوں
 ہوئے گھر بٹھا کر گرو تجھے کہاں
 سے کھلائے گا تو بیوی ہے

میری کیا؟

منظر: 23

وقت : دن
جگہ : پائل کا کونٹھا
کردار : پائل، استاد جی، جہاں آرا

پائل فرش پر جہاں آرا اور استاد جی کے سامنے دو پٹے کمر سے باندھے ڈانس کی پریکٹس کر رہی ہے وہ پاؤں میں گھنگھر و ہاندھے ہوئے ہے۔

استاد جی طبلہ بجا رہا ہے وہ ایک اویسز ٹر آدی ہے اور پان چبارہا ہے۔ جہاں آرا بھی پان چبارہی ہے اور استاد جی کے پاس میٹھی نیکی سے ٹیک لگائے اپنے گھٹنے پر ہاتھ سے طبلے کی تال کے ساتھ تال دے رہی ہے۔

وہ اس وقت پائل کو ناراضگی سے دیکھ رہی ہے۔ جو اس کی مرضی کے مطابق ناچ نہیں پاری۔

جہاں آرا غصے میں

کہتی ہے۔ جہاں آرا: ایزھی پہلے..... کم بخت

..... ایزھی پہلے.....

گھنگھروں کی آواز طبلے

کی آواز میں دینی نہیں

چاہیے..... لوگ یہاں

طلبدہ سننے نہیں آتے۔۔۔۔۔

وہ سننا ہو تو استاد

کو گھر بلوایا کریں

کندھے سیدھے کر..... جسم میں

لوچ لا..... یوں مردوں کی

طرح مت ناچ

پائل اُس کی ہدایات کے مطابق رقص کے انداز میں تہذیبیاں لاتی ہے مگر اُس کے چہرے پر
بیزاری صاف نمایاں ہے۔ مگر اُس کے پاؤں کی حرکت اب بہتر ہو گئی ہے جہاں آرا اب
کچھ مطمئن نظر آ رہی ہے مگر اُس کی نظریں اب بھی بڑی باریک بینی سے پائل کے پیروں کی
حرکت پر جمی ہے۔ وہ انہیں دیکھتے دیکھتے گہری آہ بھرتی ہے اور استاد جی سے
کہتی ہے۔ جہاں آرا: یہاں گور یا ہوتی تو

اس تال پر اس ہال

میں آگ لگا دیتی۔

استاد جی سر ہلاتے

ہوئے کہتا ہے۔

استاد جی: بے شک..... بے شک

جہاں آرا: یوں بجلی کی طرح تھرکتے

تھے اُس کے پیر.....

کہ پل میں یہاں ہوتی

..... تو پل میں وہاں

..... آپ کو یاد

ہے استاد جی پہلی فلم

میں پہلے ڈانس کے

پہلے ہی منظر پر کیا

Clap ملی تھی اُسے سینما میں۔۔۔۔۔

..... وہ ہاتھی نہیں نچا دیتی
تھی مردوں کو

بات کرتے کرتے گہری
آہ بھرتی ہے۔
پاکل اُس کی
ہاتھیں سختے ہوئے
تھرکتی رہتی ہے
اُستاد جی کہتا ہے

اُستاد جی: یہ بھی اچھی ہے بی جان
..... اور اچھی ہو جائے

کی کچھ دقت گزرتے ہی
..... رقص محنت مانگتا

ہے..... ریاض مانگتا ہے۔

جہاں آرا: نہ اُستاد جی گوریا کے

بات کاٹ کر

برابر تو اس کو غصے کی

کوئی لڑکی کھڑی نہیں ہو

سکتی..... وہ تو سیکھی

سکھائی تھی..... پانچ

سال کی عمر میں گھٹنگرو

باندھ کر یوں پیر مارتی

تھی کہ کوشا نہیں دل

ہلا دیتی تھی..... اور

ایک یہ ہے..... کمر

میں لوچ لا کینسی.....

ادائیں دیکھنے آتے ہیں مرد

یہاں..... ورنہ صرف عورت

اُستاد سے بات کرتے
کرتے یک دم پاکل سے
تقریباً چلا تے ہوئے
غصے میں کہتی ہے۔

اور سامنے پڑا

گلدان پائل کے
پیروں پر دے مارتی
ہے۔ پائل پھرتی سے
خود کو بچاتی ہے۔

اور ناراضگی کے ساتھ مگر اس بار دماغ کو کچھ زیادہ حاضر رکھتے ہوئے جسم میں چمک لاتے
ہوئے دوبارہ رقص شروع کرتی ہے۔

جہاں آرا اسے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تالی بجاتے ہوئے طبلے کے ساتھ
تال دے رہی ہے اور پائل کے پیروں پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

منظر: 24

وقت :	دن
جگہ :	نوٹی کا کمرہ
کردار :	نوٹی

نوٹی اپنے کمرے میں چارپائی پر جیولری کا ایک ڈبہ لے کر بیٹھا ہے۔ وہ چارپائی پر چوڑی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے سرہانے پر ایک شیشہ دھرا ہوا ہے۔

نوٹی جیولری کے ڈبے میں ہاتھ مارتے ہوئے رنگ برنگی سستی جیولری کو باری باری ہاتھ پر رکھ کر دیکھتا ہے یوں جیسے وہ یہ طے نہ کر پارہا ہو کہ اسے کون سی جیولری پسندنی ہے۔

پھر یک دم وہ جیولری چھوڑ کر بستر پر پڑی فاؤنڈیشن کی بوتل سے فاؤنڈیشن نکال کر ہاتھوں پر مل کر چہرے پر رگڑنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ آئینے میں اپنا عکس بھی دیکھ رہا ہے۔

آدھے چہرے پر بے ڈھنگے طریقے سے فاؤنڈیشن لگا کر وہ ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے لگتا ہے۔ مگر اُس کا ذہن کہیں اور الجھا ہوا ہے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس کا دل اس کام میں نہیں لگ رہا۔

یک دم وہ لپ اسٹک پھینکنے والے انداز میں چارپائی پر پڑے ڈبے میں پھینکتا ہے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

منظر: 25

وقت :	دن
جگہ :	سڑک
کردار :	ماجو، ڈرائیور، ڈپہ بھینگنے والا بچہ

ماجو سڑک کے کنارے ایک فٹ پاتھ پر بیٹھا ہے۔ وہ سڑک پر گزرنے والی رنگ برنگی گاڑیوں کو دیکھ رہا ہے۔ گاڑیوں کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بعض لوگ فاسٹ فوڈ کھا رہے ہیں۔

ماجو پاس سے گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کی جھٹک دیکھتا ہے پھر اپنا تیل سے چڑا ہوا سر کھجاتا ہے۔

اس کے پاس سڑک سے گزرنے والی ایک گاڑی کی کھڑکی سے ایک بچہ سوفٹ ڈرنک کا سڑا والا ایک بند گلاس اور برگر کا ایک ڈپہ باہر پھینکتا ہے۔

ماجو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے کچھ فاصلے پر گری ان دونوں چیزوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اپنے دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اپنے سر کو ایک بار پھر کھجاتا ہے۔

پھر آنکھ کرفٹ پاتھ کے قریب پڑے اُس گلاس کے پاس جاتا ہے اور سڑا منہ میں لئے ہوئے اندر سو جو دھوڑی بہت سوفٹ ڈرنک پینے کی کوشش کرتا ہے۔

اس میں ناکام رہنے کے بعد وہ ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے گلاس کا ڈھکن اتار دیتا ہے اور پھر گلاس کو نیچا کر کے سڑا کے ساتھ اس طرح اکٹھی ہونے والی سوفٹ ڈرنک کو پیتا

ہے پھر برگر کا ڈبہ اٹھا کر کھولتا ہے۔

اندر چند ہڈیاں اور کچپ کے چند کھلے ہوئے پیکٹ اور نیپکن ہیں۔

ما جوان ہڈیوں کو منہ میں ڈالتے ہوئے اُن پر لگا ہوا بچا کھچا مواد کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ کیچپ کے کھلے ہوئے پیکٹ کو چوستا ہے۔ اور نیپکن کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے۔

پھر دوبارہ وہ ہڈیوں کو چوسنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

منظر: 26

وقت : دن
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : چاندنی، پائل

چاندنی بیڈ پر بیٹھی اپنے پیروں کے ناخن پر نیل پالش لگا رہی ہے سرخ رنگ کی..... کیمرہ اس کے خوبصورت پیروں کو فوکس کرتا ہے۔

تبھی پائل اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ کچھ ناراضگی سے چاندنی کو دیکھتی ہے جو خود بھی بڑے طنز یہ انداز میں پائل کو دیکھتی ہے۔

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے اور ایک سرخ لپ اسٹک اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔

چاندنی نیل پالش لگاتے ہوئے کنکھیوں سے اُسے دیکھی ہے۔

پائل الماری کی طرف جاتی ہے اور اُسے کھول کر اندر سے ایک سیاہ چادر نکالتی ہے اور اوڑھنے لگتی ہے۔ تبھی چاندنی کے موبائل پر کال آنے لگتی ہے۔

وہ بیڈ پر پڑا موبائل اٹھا کر بڑے انداز سے کہتی

چاندنی: ہائے جان..... کیسے ہو؟

..... میں تمہارے ہی

بارے میں سوچ رہی تھی

بلکہ ابھی تمہاری تصویر
دیکھ رہی تھی.....

قسم سے..... کیا
ہوا؟..... تمہاری بیوی
بھی پاگل ہے..... چھوڑو
جانے دو اسے..... تم
کیوں پریشان ہوتے ہو
ڈارلنگ..... میں
ہاں..... ہاں کیوں نہیں چلوں
گی..... تم ملو مجھ سے میں
بس تیار ہوتی ہوں

..... ہاں ایک گھنٹہ میں
لے لینا مجھے..... ہائے

I love you too.

پائل اُس کے اس جملے
پر نفرت بھری نظر
سے چاندنی کو دیکھتی
ہے۔ چاندنی بھی
اُسے دیکھتی ہے مگر
اُس کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ ہے اور
وہ بات جاری رکھتی
ہے۔ پائل اب جوتا
بدل رہی ہے۔

قبیلہ لگا کر ہنسی ہے
پھر کہتی ہے اور فون
رکھتی ہے۔

پائل تب تک جوتا پہن کر کمرے سے نکل جاتی ہے چاندنی کچھ پر سوچ انداز میں
نیل پالش کی بوتل کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے جاتی ہوئی پائل کو دیکھتی ہے۔

منظر: 27

وقت :	دن
جگہ :	پارک
کردار :	ماجو، پولیس والا

ایک پولیس والا پارک میں ایک درخت کے نیچے لکڑی کی بیچ پر بیٹھا ہے۔
ماجو اُس کے عقب میں بیچ کی دوسری طرف کھڑا اُس کے بالوں میں تیل کی
مالش کر رہا ہے۔

پولیس والے کی آنکھیں بند ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ ماجو سے اسی طرح آنکھیں
موندے کہتا

ہے۔ پولیس والا: چل اب میرے پیروں
کی بھی مالش کر۔

ماجو کچھ کہے بغیر تیل
کی بوتل اٹھا کر پولیس
والے کے سامنے آ کر

زمین پر بیٹھ جاتا ہے
اور اُس کے بوٹ

اور جرابیں اتار

کر اس کے پاؤں
گود میں رکھتا ہے
اور انہیں تیل لگاتے
ہوئے ان کی مالش
شروع کرتا ہے۔

پولیس والا بڑے
آرام سے پاؤں
پہارے بیٹھا ہے پھر
ایک دم وہ گھڑی
دیکھتے ہوئے جیسے ہڑبڑاتا
ہے۔

پولیس والا: مجھے تو تھانے پہنچنا ہے
..... دیر ہو گئی..... چل

جلدی جرائیں چڑھا
اور جوتے پہنا

ماجو: جی اچھا

تاجدار سے جرائیں چڑھا کر بوٹ پہناتا ہے۔ پولیس والا اتنی دیر میں جیب سے ایک
کنگھی نکال کر اپنے بال سنوارتا ہے اور جھک کر ماجو کے کندھے پر رکھے کپڑے سے ہاتھ
صاف کرتا ہے اور پھر نوٹی بیلٹ میں اس لینا ہے۔ ماجو تب تک جوتے پہنا چکا ہے۔ پولیس
والا اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور جانے لگتا ہے جب ماجو اسے آواز دے کر روکتے ہوئے اٹھتا
ہے۔ ماجو: صاحب میرے پیسے

پولیس والا درجہ چمکی سے

پولیس والا: کیسے پیسے..... حرام زادے

مز کر رہتا ہے۔

..... تو نے دروی نہیں دیکھی

کہ پیسے مانگ رہا ہے

..... آج کی رات کیا

تھانے گزارنے کا ارادہ

ہے؟

پلٹ کر جاتا ہے۔

ماجو کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے تاثرات ہیں وہ اسی طرح کھڑا پولیس والے کو دور جاتے دیکھتا رہتا ہے۔

جب پولیس والا کافی دور چلا جاتا ہے تو وہ اسے کچھ بلند آواز

میں گالی دیتا ہے ماجو: تو حرام زادہ تیرا باپ

اور زمین پر تھوکتا تیرا سارا خاندان

..... ہے۔ پھر غصے میں

..... تیل کی بوتلیں شینڈ

میں رکھتے ہوئے بڑبڑاتا خنی آج مجھ سے ٹکرائے

..... ہے۔ گا یہ تھا خنی

.....

منظر: 28

وقت :	دن
جگہ :	ٹرکوں کا اڈہ
کردار :	نوٹی، گلابو

نوٹی ہاتھ میں ایک شاپر پکڑے سڑکوں کے ایک اڈے پر ٹرکوں کے نیچے جھانکنا پھر رہا ہے پھر ایک ٹرک کے نیچے جھانکتے ہی وہ رک جاتا ہے اور بچوں کے بل بیٹھ کر آواز دیتے ہوئے ٹرک کے نیچے سوئے گلابو کو کندھے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

نوٹی: گلابو..... اے گلابو

گلابو

کون کم بخت ہے؟
..... تو پھر آگئی۔

کسماتے ہوئے آنکھیں کھول
کر اور پھر جھنجھلاتے ہوئے

اٹھ کر ٹرک کے نیچے

سے نکلتا ہے اور کچھ مزید

کہے بغیر نوٹی کے ہاتھ

سے شاپر تقریباً چھیننے ہوئے

اُس کے اندر سے سوئی

ڈرنک کی ایک ڈسپوزیبل

بوجھ کھول کر پیئے لگتا
ہے۔ نوشی پاس بیٹھا اُسے
دیکھتا رہتا ہے۔

نوشی: کیسی ہے تو؟
گلابو: اب بہت اچھی ہوں
ہوئے

مخمس انداز میں
نوشی: تو نے؟
گلابو: کام پر جانا شروع کیا
میں

نوشی: بس میرے دماغ سے نہیں
جانی وہ۔
گلابو: دماغ کب سے ہونے لگا

تیرا..... جب میں تم لوگوں
کے ساتھ رہتی تھی تب تو
نوشی: نہیں ہوتا تھا.....
نوشی چپ رہتا ہے

ہجڑوں کی آنکھیں ہوتی ہیں
کان ہوتے ہیں چہرہ ہوتا
ہے..... نامکمل جسم بھی ہوتا
ہے..... مگر دماغ نہیں ہوتا
ہمارا..... نہ دلی ہوتا ہے نہ
دماغ۔

نوشی: میں بھی ساری عمر یہی سمجھتی
رہی..... پر زویا کی موت

کے بعد پتہ چلا کہ میرا دل
بھی ہے اور دماغ بھی۔

مسکراتے ہوئے

گلابو:

دو سال پہلے جب میں
نے اس اخبار والی کو
انٹرویو دیا تھا اس زمانے
میں مجھے بھی یہی بیماری ہوئی
تھی دل اور دماغ والی

..... پر اس انٹرویو کے بعد
گردنے دھکے دے کر مجھے
گھر سے نکالا اور سب
نے میرا ہائیگاٹ کر دیا
تو میں نے دل اور دماغ
دونوں کو نکال دیا.....
..... اور دیکھ ٹھٹھاٹ سے
جی رہی ہوں۔

نوٹھی اس کے گندے

کپڑوں اور آس

پاس کی گندگی کو

دیکھتا ہے۔ گلابو

اس کی نظروں

کا تعاقب کرتے ہوئے ہنس پڑتا

ہے۔ پھر چپس کا لٹاف دور

پھینکتے ہوئے سوٹ ڈرنک

حلق میں اغلیٹا ہے اور

ساتھی نوٹھی کے سامنے

باتھ پھیلاتا ہے۔

گلابو: مسکریٹ

نوٹھی ایک مسکریٹ

لگا کر اُسے دیتا ہے
پھر دوسرا سگریٹ لگا
کر اپنے ہونٹوں سے
لگاتے ہوئے کش لگاتا
ہے۔ گلابو بھی کش لیتے
ہوئے کہتا ہے۔

گلابو: تیرے بڑے احسان ہیں مجھ
پر نوشی..... سچ میں
اگر تو نہ ہوتی تو میں
تو دو سال میں کب
کی بھوکوں مر گئی ہوتی۔
تیرا بڑا احسان ہے مجھ
پر۔

کش لیتے ہوئے نوشی: پھر آج تیرا احسان لینے
آئی ہوں میں۔
چونک کر گلابو: کیا مطلب؟

نوشی: گرد کے علاوہ صرف تو
ہے جو جانتی ہے کہ مجھے
کہاں سے لائے تھے تم
لوگ..... گرد مجھے نہیں
بتائے گا..... مگر تو تو بتا
سکتی ہے تجھ پر تو بڑے
احسان ہیں میرے۔

گلابو: کیا کرے گی جان کر؟

نوشی: میرے کو واپس جانا
سگریٹ بے چین انداز
میں دور پھینکتا ہے۔
ہے گلابو..... اپنے خاندان

دلوں کے پاس..... اپنے

گھر..... میں زویا کی

طرح کسی رات کسی سڑک پر لاش

کی صورت میں پھینکا جانا نہیں چاہتی۔

گلابو: خاندان..... گھر..... مرد کا ہوتا

تسخیر اڑاتے ہوئے

ہے..... یا عورت کا..... بھجڑے

کا نہیں ہوتا۔

نوٹی: خون کا رشتہ نوٹ نہیں سکتا.....

گلابو: بھجڑے سے کوئی خون کا رشتہ

ترکی پر ترکی

نہیں رکھتا

نوٹی: جو بھی ہو گلابو..... ایک بار

لجابت سے

مجھے اپنی قسمت آزما لینے دے

..... مجھے جانے دے اپنے گھر

ہو سکتا ہے رکھ لیں مجھے وہ

..... ہاتھ پکڑ لیں..... دامن

حسرت بھرے انداز میں

میں پھپھالیں..... واپس ہی

آنکھوں میں آنسو

نہ آنے دیں.....

یہ بھرائی آواز میں

گلابو: دو کمروں کے ایک گھر میں

جہاں چودہ لوگ دن رات

پیٹ کا دوزخ بھرنے اور تن

کوڑھا پینے کے لئے جدوجہد

کرتے ہوں وہاں تیرا ہاتھ

پکڑنے کے لیے کون اٹھے

گا۔ پتہ نہیں تیرے لئے کوئی

رویا بھی ہو گا یا پھر گھر میں

نوشی بات کاٹ کر
کہتا ہے۔

نوشی:

جگہ خالی ہو جانے پر.....
یہ سب مت کہہ گلابو..... ایک
بار مجھے جانے دے..... مجھے
سب کے چہرے دیکھ لینے دے
..... دیکھ میں تو گرو اور

تم سے کوئی گلہ بھی نہیں کر
رہی کہ تم لوگوں نے مجھے اس
طرح اٹھالیا..... میں تو
بس بھیک مانگ رہی ہوں
کہ ایک بار مجھے اپنے گھر

جانے دے وہاں جہاں میں پیدا
ہوئی تھی..... یا پھر پیدا ہوا تھا۔

اور اگر کسی نے تیرا ہاتھ نہ پکڑا
تو.....

گلابو:

مخضم آواز میں
نوشی اُس کی

بات پر چپ
چاپ پلکیں جھپکائے
اُسے دیکھتا رہتا ہے

پھر یک دم ایک
اور سگریٹ سلگا
کر اُس سے کہتا

ہے۔

نوشی: لے سگریٹ بی

منظر: 29

وقت : دن
 جگہ : مزار
 کردار : پائل، کا کو، اسلم

پائل مزار کے قریب ایک چائے خانے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کا کو اس کے پیچھے چل رہا ہے۔ اسلم چائے خانے سے باہر کھڑا پائل کو دور سے ہی نظر آ جاتا ہے۔ وہ بھی پائل کو دیکھ لیتا ہے۔

پائل کے قریب پہنچنے پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں پھر اسلم پائل کو لے کر چائے خانے کے اندر چلا جاتا ہے۔ کا کو باہر ہی ایک تھڑے پر بیٹھ جاتا ہے۔

منظر: 30

وقت : دن
جگہ : گلی
کردار : نوشی، آدمی، عورت

نوشی مردانہ شلووار قمیض میں ملبوس ہے اور اُس کا چہرہ میک اپ سے پاک ہے مگر اس کے باوجود اُس کی چال و حال اور انداز سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہ ایک بیچرہ ہے۔ وہ ایک تنگ گلی میں دروازوں پر نمبر اور نام پڑھتے ہوئے گزر رہا ہے۔ وہ عجیب سی مسرت اور خوشی کا شکار ہو رہا ہے۔ تبھی وہ ایک گزرنے والے آدمی سے

پوچھتا ہے۔ نوشی: میاں ولایت حسین کا

گھر کہاں ہے؟

آدمی اُس کی آواز پر اُسے غور سے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے پھر اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آتی ہے اور وہ گلی کے ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ آدمی: وہ سامنے والا گھر

ہے۔

نوشی اُس کی مسکراہٹ سے کچھ نزوس ہو جاتا ہے یوں جیسے اُس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ پھر اپنا لباس فحیک کرتے ہوئے مردوں کی طرح چہرا زبر آگے بڑھتا ہے اور اُس دروازے کی

پر جا کر دستک دیتا ہے۔

ایک دم ہی وہ بہت زیادہ نروس اور پریشان نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ بھینپتا اور کاٹتا ہے۔

تبھی اندر سے کسی عورت کی آواز آتی

عورت: کون؟

ہے۔

نروس ہو کر گلا صاف

نوٹی: میاں والانت حسین

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

گھر پر ہیں؟

کچھ دیر بعد دروازہ کھلتا ہے اور عورت گردن نکال کر منہ کھول کر کچھ پوچھتے پوچھتے رکتی ہے۔

نوٹی دوبارہ

نوٹی: مجھے میاں والانت

کہتا ہے۔

حسین سے ملتا ہے۔

عورت کے لبوں پر مسکراہٹ

آتی ہے اور وہ دروازہ

عورت: آؤ اندر آ جاؤ.....

کھول کر کہتی ہے۔

عورت مز کر اندر جاتے

ہوئے دروازہ کھول دیتی

ہے۔

مگر خود چلتی جاتی ہے۔ نوٹی کچھ گھبرائے اور اُلجھے ہوئے انداز میں چوکھٹ پر کھڑا کچھ سوچتا ہے پھر قدم اندر دھرتا ہے۔

منظر: 31

وقت : دن
جگہ : چائے خانہ
کردار : اسلم، پائل

اسلم اور پائل فیملی کیبن میں داخل ہو کر بیٹھتے ہیں۔ پائل اپنی چادر سر سے اتارتی ہے۔

اسلم اٹھتے ہوئے کہتا

ہے۔ میں ایک منٹ میں
آتا ہوں۔

وہ پردہ ہٹا کر باہر نکل جاتا ہے۔ جبکہ پائل میز پر پڑے ایک کارڈ سے خود کو چکھا جھلنے لگتی ہے۔ سمجھی اسلم دوبارہ اندر آتا ہے اُس کے ہاتھ میں سوئٹ ڈرنک کی دو بوتلیں ہیں وہ انہیں میز پر رکھتے ہوئے پائل کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔

اسلم : میں چائے والے کو کہہ آیا ہے۔

ہوں کہ کاکو کو بھی چائے

پلا دے..... تم بیٹے

بہت گرمی ہے۔

پائل ایک بوتل اٹھاتے

ہوئے شرامندے لگاتے
ہوئے کبھی ہے۔

پاک: یہ اچھا کیا تم نے
اس دنیا میں واحد
کا کوئی ہے جس پر
میں آنکھیں بند کر کے
اتہار کر گئی ہوں۔

پاک: ایک سب لگتی ہے پھر بڑی نزاکت سے ٹٹو کے ساتھ اپنے اوپر والے ہونٹ کے اوپر
نمودار ہونے والے پیسے کے قطرے صاف کرتی ہے۔ اسلم بھی بوجھل سے چند
کھونٹ لپٹے ہوئے کہتا ہے۔ اسلم: آج پھر کچھ ہوا کیا؟
پاک: کون سا دن جاتا ہے
جب کچھ نہیں ہوتا۔

میں برداشت نہیں کر
سکتی کہ میرے سامنے
کوئی قصہیں ترا بھلا کے

اور وہ بھی میری اپنی
ماں۔ صبح ماہو

اور نوشی قصہیں دھوکہ

بازار، فراڈ یا کہہ رہے
تھے اور اب میری ماں۔

غذا سامنے لپٹے اسلم: صرف تمہاری ماں مجھے
ہوئے

پاک: سہل ازک پتے پتے رک جاتی
اپنی ماں اور بکنٹس بھی
قصہیں اسی طرح گالیاں

دیتی ہیں۔ یہاں

ہے۔

آنے سے پہلے میں اپنی

ماں سے لڑکے آیا ہوں

وہ کہہ رہی تھی کہ ایک

بازاری عورت اُس کے

مرنے کے بعد ہی میری بیوی

بن کر اس گھر میں آئے

کی۔

پائل کی آنکھوں میں اُس کی

بات پر آنسو آ جاتے ہیں۔ پائل:

میں جانتی تھی یہی ہو گا

تم اسی طرح مجھے سچ ٹھہرا

میں چھوڑ کر چلے جاؤ گے

میں نے آنکھیں بند

کر کے تم سے محبت کی۔ تم

پر اعتبار کیا اور تمہارے پاس مجھے

بتانے کے لئے صرف یہی ہے کہ

تمہاری ماں ایک بازاری عورت

کو اپنی بہو کے طور پر کبھی قبول

نہیں کرے گی۔

وہ یک دم پھوٹ پھوٹ

کر رونے لگتی ہے۔

اسلم کچھ گھبرا کر اس

کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

میں نے یہ کب کہا کہ میں تمہیں

اسلم:

ماں کے کہنے پر چھوڑ دوں

گا۔۔۔ رونا بند کرو پائل

میں تم سے اتنی ہی محبت

کرتا ہوں جتنی تم مجھ سے
 پھر تمہیں اعتبار کیوں نہیں ہے
 کہ میں تم سے شادی نہیں کروں
 گا۔

پاکل: پر کب؟ کب تک میں
 یہی سنوں گی کہ

اسلم: تم چاہو تو ہم آج رات ہی
 شادی کر لیتے ہیں

بات کاٹ کر
 پاکل یک دم رونا
 بھول کر بے چینی
 سے اُسے دیکھتی

پاکل: آج رات؟

ہے۔

اسلم: ہاں اگر میرے گھر والے

میری بات پر رضامند نہیں

ہوتے تو مجھے پرواہ نہیں ہے

ہم دونوں یہ شہر چھوڑ کر

لاہور چلے جاتے ہیں

وہاں میرا ایک دوست فلم

انڈسٹری میں کام کرتا ہے

میں اُس سے کہہ کر وہاں

کوئی کام ڈھونڈ لوں گا

..... مگر تم یہ سوچ لو کہ میں

تمہیں وہ سب کچھ نہیں دے

سکتا جو اب تمہارے پاس ہے

اگر تم آسانشوں کے بغیر رہ سکتی ہو

تو.....

بات کاٹ کر

پائل:

میں رہ سکتی ہوں اور رہ لوں
گی..... میں تمہارے ساتھ ہر جگہ
رہ لوں گی۔

اسلم:

ٹھیک ہے پھر میں رات کو ایک
بجے اپنے دیسپا پر تمہارے گھر کی
سڑک پر آؤں گا۔ تم
کا کو سے کہنا کہ وہ سڑک
دیکھتا رہے جیسے ہی میں وہاں
آؤں وہ تمہیں اطلاع دے اور
تم اپنا بیگ لے کر باہر آ جانا
ہم وہاں سے سیدھے اسٹیشن جائیں
گے اور اگلے دن لاہور پہنچ جائیں
گے۔

پائل کپکپاتے ہونٹوں سے سر ہلاتے ہوئے اُس کی باتیں سنتی رہتی ہے۔ اُس کی
آنکھوں میں ابھی بھی آنسو مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔

منظر: 33

وقت : دن
 جگہ : ولایت حسین کا صحن
 کردار : نوشی، عورت، ولایت حسین، مرد

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لا کر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔

عورت: میاں ولایت حسین کا پہلا

پوتا ہے یہ اس سے پہلے
 اُن کے سارے بیٹوں کے
 ہاں لڑکیاں ہی ہوتی
 رہیں..... لو اب ناچو
 اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شکا کڈ
 انداز میں عورت کو
 دیکھتا ہے پھر اٹھتے
 ہوئے کچھ کہنے کی
 کوشش کرتا ہے۔

نوشی: مگر میں..... میں.....

منظر: 33

وقت : دن
 جگہ : ولایت حسین کا صحن
 کردار : نوشی، عورت، ولایت حسین، مرد

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لا کر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔

عورت: میاں ولایت حسین کا پہلا

پوتا ہے یہ اس سے پہلے
 اُن کے سارے بیٹوں کے
 ہاں لڑکیاں ہی ہوتی
 رہیں..... لو اب ناچو
 اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شکا کڈ
 انداز میں عورت کو
 دیکھتا ہے پھر اٹھتے
 ہوئے کچھ کہنے کی
 کوشش کرتا ہے۔

نوشی: مگر میں..... میں.....

منظر: 32

وقت :	دن
جگہ :	فٹ پاتھ
کردار :	ماجو، لڑکا

ماجو فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اسی صبح کچھ اڑانے والی گاڑی کو ایک بار پھر سڑک پر تیزی سے بھاگتے دیکھتا ہے۔ گاڑی ایک ٹین ایئر چلا رہا ہے اور اُس نے گلاسز لگائے ہوئے ہیں۔ گاڑی ماجو کے پاس سے گزرتی ہے تو اس کے اندر سے تیز انگلش میوزک کی آواز آتی ہے۔

ماجو اُس گاڑی کا دور تک تعاقب کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں رشک ہے۔ پھر وہ اپنی جیب سے اخبار کے کچھ تراشے نکالتا ہے جو مڑے تڑے ہیں۔ اخبار کے اُس پہلے تراشے پر ویسی ہی ایک گاڑی کی تصویر ہے جو ابھی ماجو کے سامنے سے گزر کر گئی ہے ماجو ستائش انداز میں گاڑی کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔

عورت اُس کی بات

پر توجہ نہ دیتے ہوئے

پلٹ کر آواز لگاتی

ہے۔

عورت: ابا..... آ بھی جائیں باہر

..... کھڑے آئے ہیں.....

..... ہاں شروع

کرو۔

بات کرتے مڑ کر نوشی

سے کہتی ہے۔

نوشی منہ کھولنا بند کرتا ہے یوں جیسے سمجھ نہ پا رہا ہو پھر ہاتھوں میں پکڑے بچے کو دیکھتا ہے۔

پھر اندرونی کمروں کے دروازوں سے نکلنے والے لوگوں کو، وہاں سے چند بچے عورتیں، ایک

بوزھا آدمی اور ایک مرد باہر صحن میں آ کر اُس کے گرد کھڑے ہوتے ہیں۔

اندروں سے آنے والی عورت

کہتی ہے۔

ایک دوسری عورت: ارے یہ کیسا کھجورہ

ہے..... نہ وہ کپڑے

نہ سرخی پاؤڈر.....

نہ کوئی زیور..... جیلہ

تو کس کو پکڑ لائی ہے

اندروں؟

پہلی عورت: میں نہیں لائی..... خود

آیا ہے..... ان

لوگوں پر تو جیسے دھکی

نازل ہوتی ہے بچوں

کی پیدائش کی.....

کپڑے وہ نہ پہنے ہوں

مگر کھجورہ تو کھجورہ ہی ہوتا

جیلہ دوسری عورت

سے کہتے ہوئے نوشی

کو دیکھتی ہے جو

صحن میں تخت

پر بیٹھے میاں

دلالت حسین

کے بوزھے چہرے

کو بھیلی آنکھوں
کے ساتھ دیکھ
رہا ہے۔

تجھی ساتھ والے
گھروں کی چھتوں پر
بھی عورتیں چڑھ
جاتی ہیں اور بچے
بھی

نوٹی اُس مرد کے چہرے
کو دیکھتا ہے۔ اُس کے چہرے
پر بے بسی ہے وہ منہ
کھولتا ہے پر تجھی میاں
ولانت حسین قدرے ناراضگی
سے تخت پر بیٹھے بیٹھے کہتے
ہیں۔

ولانت : اب گانا شروع بھی
کر..... لمبی عمر کی دعا
دے میاں ولانت حسین
کے پہلے پوتے کو.....
نسل بڑھانے والا
آیا ہے ہمارے خاندان
میں۔

نوٹی کپکپاتے لبوں کے
ساتھ ہاتھوں میں بڑے
بچے کو دیکھتا ہے پھر

ہے نا چنا تو آتا ہی ہو
گا..... ہاں چل شروع
کر۔

مرد : چل شروع بھی کر
..... کیا کچھ لینا نہیں
یا پھر گونگا ہے تو؟

بجزروں کے مخصوص
 انداز میں اُسے بازوؤں
 میں جھلاتے ہوئے رقص
 کے انداز میں صحن
 کے وسط میں ایک
 چکر کا فنا ہے۔ پھر منہ
 کھول کر بھرائی ہوئی آواز
 میں گانے لگتا ہے
 صحن میں قہقہے ابھرتے
 ہیں۔ تالیاں گونجتی

ہیں۔

نوشی آنکھوں میں نمی لئے بھدی آواز میں جوتا اتار کر صحن میں بچہ لے کر رقص کر
 رہا ہے۔ آس پاس کی چھتوں پر کھڑی عورتیں اور بچے بھی محفوظ ہوتے ہوئے ہنس رہے ہیں
 میاں ولایت حسین مسکرا رہا ہے۔
 ایک عورت آگے بڑھ کر دس کا ایک نوٹ بچے کے سر پر رکھتی ہے۔ نوشی گاتے
 ہوئے اُس نوٹ کو پکڑ لیتا ہے۔

منظر: 34

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : پائل، کاکو

پائل کاکو کے ساتھ فٹ پاتھ پر پل رہی ہے اور وہ چلتے ہوئے اس سے کہتی ہے۔
پائل: کاکو مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔

کاکو: کیسی مدد پائل بی بی؟

پائل کچھ دیر چلتے ہوئے

اپنے برابر میں اس

کا چہرہ دیکھتی ہے

پھر دو ٹوک انداز

میں اس سے کہتی

پائل: میں آج اسلم کے ساتھ

اس گھر سے بھاگ رہی

ہوں۔

کاکو: پائل بی بی

بے چینی سے

بات کاٹ کر

پائل:

دیکھ کا کو مجھے سمجھانے کی
کوشش مت کرنا.....

میں فیصلہ کر چکی ہوں

..... تو اگر یہ نہیں چاہتا

کہ میرا حال بھی گوریا

والا ہو تو پھر آج رات

مجھے اس گھر سے نکل

جانے دے.....

مدد کرے گا نا میری؟

منت بھرے انداز میں

کا کو: ہاں

بے اختیار سر ہلاتے ہوئے

پائل بے اختیار مسکراتی

ہے۔

// Cut //

منظر: 35

وقت : دن
 جگہ : ولایت حسین کا محکم
 کردار : نوشی، عورت، ولایت حسین، بچہ، مرد، جمیل

نوشی محکم میں بچہ عورت کو پکار رہا ہے۔ بچہ نوشی کی آستین کو پکڑے ہوئے ہے۔ اور عورت کی گود میں جانے کے بعد بھی اُس کی آستین اپنی منگی میں لئے ہوئے ہے۔ نوشی گیلی آنکھوں سے اپنی آستین اُس کی منگی سے چھڑاتا ہے پھر دونوں ہاتھ اُس کے سر پر دار کر اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر بلائیں لینے والے انداز میں بھیجتا ہے۔ پھر تخت پر بیٹھے میاں ولایت حسین کی طرف جاتا ہے اور ایک دم اُس کے سامنے بٹنوں کے بل بیٹھ کر اُن کے گھٹنے اور پاؤں چھوتا ہے۔ پھر سر جھکائے کھڑائی ہوئی آواز میں کہتا ہے

نوشی: میاں جی پیار دیں مجھے۔

ولایت حسین نہ سمجھنے والے انداز میں اُلجھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کے چہرے دیکھتے ہوئے نوشی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں نوشی اُن کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر چومتا ہے۔ پھر تیزی سے اُنھ کو گھن سے نکل جاتا ہے۔

میاں ولایت حسین اُلجھے انداز میں اُسے دیکھتے رہتے ہیں محکم میں کھڑا مرد عورت سے بچہ لیتے ہوئے کہتا

مرد: عجیب ہی لکڑوہ تھا۔ ہے۔

عورت: ہاں عجیب تھا مگر

ناچا اچھا..... اور بڑا

دل لگا کر ناچا۔

جیل: ارے یہ ابا کے پیروں

کے پاس کیا پڑا ہے؟

تجہبی دوسری عورت کی

نظر تخت کے نیچے میاں

ولایت حسین کے پیروں

کے پاس جاتی ہے۔

میاں ولایت حسین بھی جھک کر دیکھتے ہیں۔ وہاں دس پانچ کے بہت سے نوٹ

اور سکے پڑے ہیں۔ نوٹی ویلوں کے سارے روپے وہیں رکھ گیا

میاں ولایت حسین: یہ لکڑوہ پیسے ادھر

ہی بھول گیا.....

ارے کسی کو بھیجو پیچھے۔

مرد صحن کا دروازہ کھول کر ایک لمحے کے لئے باہر جاتا ہے۔ پھر اندر آ کر

کہتا ہے۔ مرد: گلی میں کہیں نہیں ہے

وہ۔

میاں ولایت حسین روپے

اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں

اور بڑبڑانے والے انداز

میں..... وہ لکڑوہ کہتے

کہتے رک جاتے ہیں اور

کہتے ہیں۔

عجیب آدمی تھا.....

منظر: 36

وقت : دن
 جگہ : نوشی کا گھر
 کردار : نوشی، نوری، گرو

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا چھوٹا سا مہن ہے۔ نوری نامی ایک بیکڑہ بنا سنورا اندرونی کمرے سے نکل رہا ہے مہن میں..... جب اچانک بیرونی دروازہ کھول کر نوشی اندر داخل ہوتا ہے وہ تھکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ نوری اُسے مردانہ کپڑوں اور طے میں دیکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھ سینے پر رکھ

کر چیخ مارتا ہے اور نوری: ارے یہ کون مردو! ہے
 بلند آواز میں کہتے ہوئے جو مجھ اکیلی کو گھر میں دیکھ
 گرد کو آواز لگاتا ہے کہ یوں دن دہاڑے اندر
 چلا آ رہا ہے..... گرو
 جی..... گرو جی.....

نوشی نوری کی طرف دیکھے

بغیر مہن میں پڑے ایک ارے..... ارے یہاں
 تخت پر آ کر بیٹھ جاتا ہے کہاں بیٹھ رہا ہے خالہ
 "سر جھکائے ہوئے ہے۔ جی کا گھر سمجھ رکھا ہے کیا؟

گروہی ہائے
گھر میں ڈاکہ پڑ گیا ہے

نوری اندرونی کمرے کی طرف منہ
کر کے کہتا ہے

گروہی: ہائے ہائے کیا
کہہ رہی ہے کم بخت
کون گھس آیا گھر میں

گرد اندر سے دوڑتا ہوا
آتا ہے اور ساتھ میں بول
بھی رہا ہے وہ گھبرایا ہوا
ہے اور جوتا گھسیٹ
رہا ہے اور دوپٹہ سنبھالتے
ہوئے گلے میں ڈال
رہا ہے۔

نوٹی کو دیکھتے ہی گرد بھی
دونوں ہاتھ سینے پر رکھ
کر بے اختیار چیخ مارتا
ہے۔

گروہی: ہائے میرے اللہ یہ تو
نوٹی ہے
نوری: ہاہ نوٹی ہے کیا؟

..... اپنی نوٹی نہ گروہی

جی دھیان سے دیکھیں۔

گروہی: اے نوٹی کہاں مری

ہوئی تھی تو اور یہ

کیا حلیہ بنا کر آئی ہے

..... یہ کپڑے اور

بال کہاں ہیں تیرے

نوٹی کی طرف

جاتے ہوئے

اُس کے پاس

بیٹھتے ہوئے اُس

کی قمیض جھٹکتا ہے

اور پھر اُس کے بال

ہاتھ میں لیتے ہوئے
اس کی پشت
پر دو ہنڑ مارتا

نوری بھی ملک ملک
کر چلا ہوا آ کر نوشی
کے سامنے کھڑا ہو
جاتا ہے۔

نوشی نوری کے
کیونکس لگے بھدے
سانولے چرو دیکھتا ہے
پہر آنتے آنتے چروں سے
اوپر اس کے چہرے
نیک اے غور سے
دیکھتا ہے۔

نوری اے اپنے
آپ کو غور سے دیکھتے
ہوئے مصنوعی انداز
میں شرماتا ہے اور
دوپٹہ کا کونہ منہ میں
ڈال کر مل کھانے لگتا
ہے۔

گرو: جواب دے اے نوشی.....

میں پوچھ رہی ہوں کہاں

نوشی تو؟

نوشی: میں؟
میں

نوری کا چہرہ دیکھتے ہوئے

بے اختیار بڑبڑاتا ہے

پھر مسکراتا ہے پھر یک

دم قہقہہ لگا کر ہنستا

ہے اور ہنستا ہی جاتا

میں آج آج راستہ

بھول گئی۔

گرو: ہائے میرے اللہ اس

عمر میں راستہ بھول گئی تو

نوشی۔

ہے

دونوں ہاتھ سینے پر

رکتے ہوئے

نوشی: گھر کا راستہ بھول گئی؟

گرو: آئے ہائے نگوڑ ماری

تجھے اپنے ہی گھر کا راستہ

بھول گیا؟

اُسی طرح ہنستے ہوئے

حیرت سے

نوشی: ہاں اپنے ہی گھر کا

..... اپنے ہی گھر کا راستہ

بھولتا ہے گرو اپنے

ہی گھر کا بھولتا ہے

گرو: چل پہنچ تو گئی واپس

تو آ گئی۔

اُس کی پشت تھپکتے

ہوئے

نوشی: واپس تو آنا ہی پڑتا ہے

..... واپس ہی تو آنا پڑتا

ہے

نوری: وہ کیا کہتے ہیں گرو جی جو

صبح کا بھولا ہو وہ شام کو
گھمرا جائے تو اُسے بھولا
نہیں کہتے ہے نا گرو جی۔

نوشی: ہاں اُسے بھولا نہیں کہتے.....

..... آج مزار پر جانا تھا.....
آئے ہائے میں تو بھول ہی گئی
جمہرات تھی آج.....

ایک دم بڑبڑاتی
ہے اور پھر اُن دونوں
کے کچھ کہنے سے پہلے
بھجودوں والے انداز
میں تالی مار کر
اُنھ کھڑی ہوتی
ہے۔ پھر نوری کو آنکھ

مارتے ہوئے کہتی ہے

نوشی: نوشی ج سنور کر لکھے گی تو تیرے
جیسیاں اٹکیاں کاٹ کر رہ
جائیں گی۔

گرو: پر یہ مردوؤں جیسے کپڑے نکلیں
چڑھائے پھر رہی ہے..... تاک
کنادے گی کیا اپنے گرو کی؟

نوشی: ہائے تو بہ گرو..... میری ایسا
مجال کہاں۔

دونوں کانوں اور گالوں
کو پیٹتے ہوئے پھر ایک
دم بدلے ہوئے لہجے
میں مدھم آواز میں
کہتی ہے پھر ایک
دم پھر اپنا لہجہ اور
آواز بدل کر پر جوش

آواز میں گوری سے
کہتی ہے اور پھر
منگتے ہوئے اندر
کمرے میں چلی جاتی
ہے۔

گرو اس کی

بلائیں لیتے ہوئے
ماتھے پر ہاتھ رکھتا
ہے۔

گرو:

بڑے دن کے بعد نوشی
کو اس موڈ میں دیکھ

رہی ہوں..... اے اللہ

کا شکر ہے زویا کے چکر
سے تو نکلی یہ.....

منظر: 36

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، چاندنی

پائل اپنے ڈرائنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں گجرے سجا رہی ہے۔ وہ بے حد خوبصورت نظر آ رہی ہے اور اُس کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ بھی ہے۔ تبھی چاندنی ہاتھ روم سے سازشی پہنے برآمد ہوتی ہے اور پائل پر ایک نظر ڈالتے ہوئے ڈرائنگ ٹیبل کے سامنے آ کر کھڑی ہو کر برش بالوں میں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

چاندنی: آج بہت بچ سنو رہی

ہو..... خیر تو ہے؟

نکڑا توڑ انداز میں پائل: ہاں آج تمہارے عاشق

کو پہچاننے کا ارادہ ہے

میرا۔

چاندنی برا منائے بغیر

ہنس کر پائل سے کہتی

چاندنی: کیوں اُس اسلم سے

دل بھر گیا..... وہ محبت

..... عزت بھری زندگی

اپنا گھر..... وغیرہ

وغیرہ۔

پاک: تمہیں کیوں تکلیف ہے؟

چاندنی: مجھے کیوں تکلیف ہوگی؟.....

مجھے تو صرف دلچسپی ہے.....

اس 21 صدی کے ایک

اور فلمی رہ نمائس میں.....

اب آپ اسٹک اٹھاتے

ہوئے

پاک: تم اپنی دلچسپی اپنے پاس

رکھو اور اپنے گمنجے عاشق

کو سنبھالو۔

کاکٹ کھانے والے

انداز میں

چاندنی: وہ سر سے خالی ہے..... مگر

ظہریہ انداز میں

جیب بھری ہوئی ہے اس

کی..... تمہارے عاشق کی

طرح مالی امداد نہیں مانگتا

مجھ سے۔

پاک: تم اندر سے باہر اور

حقارت سے

اوپر سے نیچے تک ایک

طوائف ہی ہو..... عورت

پن نہیں ہے تم میں۔

چاندنی: جن میں اندر سے باہر اور

جیب سی سکر اہٹ

اوپر سے نیچے تک عورت

کے ساتھ آپ اسٹک

پن ہے ان کے مرد

کا کرتربا پھینکنے

راتیں طوائفوں کے

والے انداز میں اسے

کونوں یا طوائفوں کے

ڈریسنگ ٹیبل پر

ساتھ گزارتے ہیں تو
کس بھاؤ بکتا ہے یہ عورت پن؟

رہتی ہے اور پھر
ہونٹوں کو ایک
دوسرے پر رگڑتے
ہوئے لپ اسٹک
ہموار کرتی ہے۔

پائل اس کے

جیلے پر کچھ لا جواب
ہو کر اُسے دیکھتی
ہے۔ چاندنی کچھ دیر
چپ رہ کر اطمینان
سے اپنی لپ اسٹک
ٹھیک کرتی ہے۔
شیشے میں دیکھتے ہوئے
پائل سے کہتی ہے۔

چاندنی: اور جب تم اپنے اندر
سے طوائف پن نکال
کر صرف عورت پن
لے آؤ گی تو تمہارے
میاں اسلم تمہاری
بجائے کسی اور طوائف
کے پیچھے لڑنے کی طرح
ڈم ہلاتے پھر رہے ہوں
گے۔

کہتے ہوئے کرے سے
ٹپکتی ہے۔ پائل غصے میں اُسے جاتا دیکھتی ہے۔

منظر: 37

وقت :	رات
جگہ :	فٹ پاتھ
کردار :	ماجو، اظہر ورائی

ماجورات کے وقت فٹ پاتھ پر سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں اپنی بوتلیں رکھے بیٹھا ہے۔ وہ ساتھ ایک سگریٹ بھی سلگائے ہوئے ہے۔ سڑکوں پر اب ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

دفعتاً صبح والی کار سڑک پر نمودار ہوتی ہے۔ مگر اس بار اس کی رفتار بہت کم ہے۔ ماجو کچھ چونک کر کار پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ کار کے اندر ایک ادیبز عمر آدمی ہے۔ کار آہستہ رفتار سے سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ ماجو کے سامنے سے گزرتے ہوئے اندر بیٹھا آدمی گردن موڑ کر ماجو کو دیکھتا ہے۔ ماجو بھی اُس کی نظر سے نظر ملاتا ہے۔

کار ایک چکر کاٹنے کے بعد دوبارہ ماجو کی طرف آتی ہے۔ مگر اس بار کار آگے گزر جانے کی بجائے ماجو کے سامنے رُک جاتی ہے۔

کار میں بیٹھا ہوا آدمی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ماجو کو انگلی کے اشارے سے بلاتا ہے۔

ماجو چند لمحوں ساکت بیٹھا رہتا ہے پھر یک دم اپنی بوتلیں والا ڈیگر اٹھائے ہوئے پرجوش انداز میں کھڑا ہوتا ہے۔

منظر: 38

وقت : رات
 جگہ : پائل کے گھر کا ہال
 کردار : پائل، کچھ مرد، جہاں آرا، اُستاد جی، کاکو، افتخار

.....

ہال میں چاند نیاں بچھی ہوئی ہیں اور کچھ مرد بکیوں کے سہارے بیٹھے ہیں۔

جہاں آرا اور اُستاد جی ایک طرف بیٹھے ہیں۔ کاکو مردوں کے سامنے پان پیش کر رہا ہے اور ہال کے وسط میں پائل تھرک رہی ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھ کر بہت خوش نظر آ رہی ہے۔ مرد پائل پر نوٹ نچاؤ کر رہے ہیں اور پائل پوری جان سے ناچ رہی ہے مگر اُس کے ذہن میں اسلم کی آواز گونج رہی ہے۔

اسلم: ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے

پائل مسکراتے ہوئے چکر کاٹتی

.....

میں تمہیں اس گندگی سے نکال دوں گا۔

وہ تیزی سے فرش پر پاؤں کو حرکت دیتی

.....

ہے۔

ہم دونوں شادی
کر لیں گے۔

اُس کی مسکراہٹ جیسے قہقہے
میں جھریل ہوتی ہے اور
وجود میں سرشاری آتی
ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھتے
ہوئے اُس کی بلائیں لیتے
ہوئے کپٹیوں پر دونوں
منھیاں لگاتی ہے پھر
تھوڑا سا جھک کر استاد

جی سے کہتی ہے۔
جہاں آرا دیکھا استاد جی آج
کیا لوچ ہے پائل
کے جسم میں..... گور یا
یاد آ رہی ہے۔

پائل اب بھی باج رہی
ہے اُس کے کانوں
میں اسلم کی آواز گونج
رہی ہے۔

اسلم: ہم دونوں کا ایک گھر
ہوگا..... چھوٹا ہی کسی
مگر ہمارا اپنا گھر ہوگا۔

پائل بازو پھیلاتے ہوئے
سرشاری میں چکر کاٹتی
ہے۔ ایک مرد اٹھ کر
نوں کی ایک گڈی
منھی میں رگڑتے ہوئے
اُس پر نچھاور کرتا

نوٹ ہوا میں اُڑتے ہوئے اُس کے وجود سے مس ہوتے ہوئے اُس کے

قدموں میں

گرتے ہیں۔

اسلم کی آواز: ہمارے بچے ہوں گے

اور کوئی انہیں طوائف

کی اولاد نہیں کہہ سکے

گا اُن کے پاس باپ

کا نام ہوگا۔

پائل کی سرشاری

بڑھتی ہے وہ ایک

اور چکر کاٹتی ہے۔

اور لہراتی ہے۔

اسلم کی آواز: ہم بڑھا پا اپنے بچوں کے

بچوں کو کھیلتے کھاتے دیکھتے اکٹھے

گزاریں گے..... عزت

سے.....

پائل ایک اور چکر

لگاتی ہے۔ چند اور مرد نوٹوں کی گڈیاں ہوا میں اُچھالتے ہیں فضا میں نوٹ ہی نوٹ اُڑتے

نظر آتے ہیں۔ پائل چکر پر چکر کاٹ رہی ہے اُس کے کانوں میں ایک ہی

آواز آ رہی ہے۔ اسلم کی آواز: عزت سے.....

عزت سے.....

عزت سے.....

جہاں آرا بلاؤں پر بلائیں لئے جا رہی ہے۔ کا کو ایک کونے میں کھڑا پان کی طشتری ہاتھ میں

لئے ناچتی پائل کو دیکھ رہا ہے۔ پائل تیز قدموں کے ساتھ جیسے ایک سستی میں ناچ رہی ہے۔

منظر: 39

وقت :	رات
جگہ :	سڑک
کردار :	ماجو، آدی

آدی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ ماجو کی بوتلیں اُس کے پیروں کے پاس پڑی ہیں۔ وہ مرعوب انداز میں اپنی آرام دہ سیٹ میں سمٹ کر بیٹھا ہے۔ اور اُس نے ٹیک نہیں لگا رکھی۔ وہ ونڈ سکرین سے باہر سڑک کو دیکھ رہا ہے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی ہے۔ آدی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہا ہے۔

ماجو کچھ دیر اسی طرح ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے رہنے کے بعد گردن ہلکی سی ترچھی کر کے آدی کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ سفید کاشن کا کرتہ پہنے ہوئے ہے اور اُس کی کلائی میں ایک قیمتی سنہری گھڑی ہے۔ اُس کی شخصیت بہت زیادہ بارعب ہے۔

ماجو مزید مرعوب ہو کر گردن سیدھی کر کے ایک بار پھر سڑک کو دیکھنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن میں سوچ بھی

رہا ہے : ماجو : (خیال) فال والے نے ٹھیک

کہا تھا آج واقعی میرا واسطہ

ایک نئی سے پڑ گیا ہے.....

یہ گاڑی..... اور یہ آدمی.....
 اور اب یہ آدمی مجھ سے
 کیا چاہتا ہے صرف مالش
 یا کچھ اور.....؟

آدمی تجھی گاڑی میں لگا کار سٹیریو میں ایک بٹن دباتا ہے۔ سٹیریو آن ہوتا ہے اور وہ دونوں
 یک دم اچھل پڑتے ہیں کار میں بے حد بلند راک میوزک گونجنے لگتا ہے۔ آدمی تیزی سے وایم
 کم کرتے ہوئے

کہتا ہے۔ آدمی: یہ میرے بیٹے کی گاڑی ہے

وہی اس طرح کا میوزک

سنتا ہے..... میں عام طور

بات جاری رکھتا ہے۔

پر یہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا.....

..... صرف اس طرح کے کاموں

کے لئے..... جب مجھے اپنی شناخت

چھپانی ہو۔

(خیال) تو اب یہ تو صاف

ماجو:

بات سنتے ہوئے

ہو گیا کہ اسے مجھ سے کیا کام ہے۔

میری اپنی گاڑی رات کے

آدمی:

اس وقت بھی یہاں پہچان

لی جائے گی اور میں یہ خطرہ

مول نہیں لے سکتا.....

بات بدلتے ہوئے

ہم بس چکچکے ہی والے ہیں

ماجو چونک کر اس

پارکنگ کو دیکھنے لگتا ہے جس میں آدمی داخل

ہو رہا ہے وہ ایک کئی منزلہ بلڈنگ ہے۔

منظر: 40

رات	:	وقت
پائل کا کمرہ	:	جگہ
پائل، جہاں آرا، کا کو	:	کردار

پائل ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر بیٹھ کر کھٹکھٹاؤ اتار رہی ہے جب جہاں آرا ایک دم کمرے میں داخل ہوتی ہے اور پکٹتے ہوئے پائل کے پاس جا کر اُس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: جی خوش کر دیا..... میری

جان..... آج تو مجھے

ڈر تھا کہ نظر نہ لگ

جائے..... لا میں

تیری نظر اتاروں۔

کہتے ہوئے ہزار کا ایک
نوٹ پائل کے سر سے
دارتی ہے۔ پھر کا کو کو

جہاں آرا: کا کو..... کا کو

کا کو: جی بی جان

جہاں آرا: یہ لے پائل بی بی

آواز دیتی ہے۔
کا کو اندر آتا ہے
نوٹ کا کو کو دیتی

کے سر کا صدقہ.....

اور.....

تو یہاں پائل کے کمرے
کے باہر کیا کر رہا تھا۔

پائل: میں نے بلایا تھا مجھے کام
تھا۔

ہے جو نوٹ قہاتے
ہوئے پائل کو دیکھتا
ہے دونوں کی نظریں
ملتی ہیں پھر دونوں
نظریں چراتے ہیں۔

کا کو ب تک باہر جاتا
ہے۔

پائل پھر مختصر داتا رنے
لگتی ہے

جہاں آرا: اس طرح ہی لگاتے ہیں

کام میں..... اس طرح
ناچتی تھی گوریا۔

..... آج پہلی دفعہ گوریا

کی بہن اور جہاں آرا
کی بیٹی لگی ہے تو۔

پائل: اماں تھک گئی ہوں میں۔

بھنچھاتے ہوئے

جہاں آرا: چل میری جان آرام کر.....

میں کا کو سے کہہ کر جس بھجواتی

ہوں تیرے لئے.....

بارے کہتے ہوئے
کمرے سے جاتی ہے۔
پائل نخوت
سے کہتی ہے۔

پائل: گوریا کی بہن جہاں آرا

کی بیٹی.....

منظر: 41

رات	:	وقت
پارکنگ	:	جگہ
ماجو، آدمی، گاڑ	:	کردار

.....

ماجو اور آدمی اب گاڑی سے نکل رہے ہیں۔ آدمی گاڑی سے نکلنے کے بعد پارکنگ کے گاڑ کی طرف جاتا ہے۔ ماجو اُس کا تعاقب کرتا ہے۔
 گاڑ آدمی کو سلام کرتا ہے۔ آدمی سو کا ایک نوٹ گاڑ کے ہاتھ میں دبا کر آگے جاتا ہے۔
 گاڑ ماجو کے پاس سے گزرنے پر عجیب سی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ جبکہ ماجو کی نظریں اُس کی منہی میں دبے نوٹ پر ہے۔

منظر: 42

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کا کو

پائل صکی ہوئی مگر تیز رفتار قدموں سے اپنے کمرے میں آتی ہے کا کو اس کے پیچھے ہے۔

پائل وارڈ روب کھول کر اس میں سے ایک سفری بیگ نکالتی ہے اور کا کو کو دے دیتی ہے۔

پائل: یہ لے کا کو..... اور جا کر

دیکھ کر آ کہ اسلم آ گیا

یا نہیں..... اور جیسے ہی

وہ آئے مجھے آ کر بتا

میں انتظار کر رہی ہوں۔

کا کو: جی اچھا پائل بی بی

پائل: ٹھہرو کا کو.....

کا کو: جی.....

پائل: میں نے پہلے یہ کبھی تم سے

کہا نہیں مگر کا کو تم اس

گھر میں میرے واحد دوست

تھے..... تمہارے علاوہ

اس گھر میں میں کبھی کسی

پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی

اور کا کو دیکھنا ایک دفعہ

میری اور اسلم کی شادی

ہو جائے پھر میں تمہیں بھی لاہور بلا لوں گی۔

تم ہمارے ساتھ رہنا۔

کا کو: اس کی ضرورت نہیں پائل

ہلکے سے مسکرا دیتا ہے۔

بی بی..... میں اس کو ٹھے

پر پیدا ہوا اور کو ٹھے پر ہی

مروں گا..... اس عمر میں

لوگ نیا گھر نہیں بناتے..... آپ

بس اپنا خیال رکھنا اور اسلم کے

ساتھ خوش رہنا..... میرے لئے یہی

کافی ہے۔

مزرکر کمرے سے نکل جاتا ہے۔

پائل کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ جاتی ہے۔

منظر: 43

وقت : رات
جگہ : ایلیوٹر
کردار : آدمی، ماجو

آدمی اور ماجو آگے پیچھے ایلیوٹر میں داخل ہونے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں
آدمی ایلیوٹر کا مٹن دباتا ہے۔ ماجو اپنی بوتلیں لئے کھڑا ہے۔ آدمی پہلی بار اُسے گہری نظروں
سے دیکھتا ہے پھر سیٹی پر کوئی ٹیون بجانا شروع ہو جاتا ہے۔
پھر یک دم وہ ماجو

سے کہتا ہے۔ آدمی : تمہارا نام کیا ہے؟

ماجو : ماجو

آدمی : ماجو..... hmmm

وہ سمجھتے ہوئے ایک بار
پھر سیٹی بجانے لگتا ہے۔

منظر: 44

وقت	:	رات
جگہ	:	پاکل کا کمرہ
کردار	:	پاکل، جہاں آرا، افتخار

پاکل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گہرے اتار رہی ہے اور اپنی جیولری بھی پھر وہ کمرے میں خیلنے لگتی ہے۔

تجبی یک دم دروازہ کھول کر جہاں آرا بیگم اندر آتی ہے اُس کے ساتھ 19 سال کا ایک نوجوان بھی ہے۔

پاکل ٹھٹک کر زک جاتی

ہے۔ جہاں آرا افتخار

سے کہہ رہی ہے۔ جہاں آرا: آئیں آئیں افتخار صاحب

اندر آئیں..... زک کیوں

گئے ہیں..... آپ کا اپنا

ی گھر ہے۔

افتخار دروازے سے اندر

کمرے میں آ جاتا ہے اس

کی نظریں مسلسل پاکل پر

ہیں اور پاکل بے حد الجھی

کو ڈسٹرب کیا۔

جانے لگتا ہے۔

جہاں آرا پائل پر ایک

تیز نظر ڈال کر افتخار

کے پیچھے لپکتی ہے۔

جہاں آرا: آئیں افتخار صاحب

وہیں ہال میں چلتے ہیں

..... آپ نے ابھی پارو

کو ناپتے نہیں دیکھا۔

..... اسے دیکھ کر آپ

پائل کو بھی بھول جائیں

گے۔

کہتی ہوئی کمرے سے نکل

جاتی ہے۔ پائل کے

لبوں پر ایک زہریلی

مسکراہٹ آتی ہے

اور وہ بڑبڑاتے ہوئے

کمرے کا

دروازہ بند کرتی ہے

پائل: پائل کو تو اب واقعی بھول

جائیں گے سب..... وہ

ان دو کوڑی کے لوگوں

کے سامنے ناچتی نہیں رہے

گی ساری عمر۔

منظر: 45

وقت :	رات
جگہ :	اپارٹمنٹ
کردار :	ماجو، آدمی

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلتا ہے اور آدمی اندر داخل ہوتا ہے ماجو اُس کے پیچھے ہے وہ اندر آتے ہی مرعوب نظروں سے اپارٹمنٹ اور وہاں موجود چیزوں پر نظریں دوڑاتا ہے۔
آدمی آگے چلتا ہوا ایک بیڈروم کا دروازہ کھولتا ہے

اور ماجو سے کہتا ہے آدمی: ماجو تم بیٹھو..... میں

ماجو اندر داخل ہوتا ہے آدمی ابھی آتا ہوں

ماجو کے پیچھے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ماجو اب بیڈروم میں اکیلا ہے اور اُسے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے۔

کمرے کے وسط میں کھڑا وہ بوتلیں ہاتھ میں لئے سحرزدہ انداز میں کمرے پر نظریں دوڑا رہا ہے۔ وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت ہے۔

منظر: 46

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : کا کو، پائل

پائل بیڈ پر بیٹھی ہے جب یک دم کا کو اندر آتا ہے وہ بے تابی سے اٹھ کر
کھڑی ہو جاتی ہے۔ پائل: آ گیا؟

کا کو: نہیں پائل بی بی ابھی

بھی نہیں..... میں وہاں

سڑک پر کھڑا ہو کر انتظار

کر کے آیا ہوں۔

پائل: سڑک کے دوسرے

موڑ پر دیکھتے۔

کا کو: ادھر بھی دیکھ کر آیا

ہوں..... اسلم نہیں

ہے وہاں۔

پائل: پھر جاؤ دیکھو ہو

سکتا ہے تمہارے واپس

آتے ہوئے آ گیا ہو

کا کو: جی پائل بی بی

کہتے ہوئے کمرے سے

نکل جاتا ہے۔ پائل

کمرے میں لگے وال کلاک کو دیکھتی ہے جس پر ڈیڑھ بج رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 47

وقت : رات
جگہ : اپارٹمنٹ
کردار : ماجو، آدمی

آدمی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور گلاس ہیں۔ ماجو چونک کر گردن موڑ کر دیکھتا ہے۔

آدمی کہتا ہوا صوفے : آدمی : تم ابھی تک کھڑے ہو..... بیٹھو.....

کی طرف بڑھتا ہے اور خود بیٹھ جاتا ہے۔ وہ شراب کی بوتل اور گلاس بھی میز پر رکھ دیتا ہے ماجو صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھتا ہے اور بوتلیں میز پر رکھ دیتا ہے۔ آدمی سگریٹ کا پیک اور لائٹر جیب سے نکالتے ہوئے بوتلوں والے اُس سٹینڈ کو دیکھتا ہے۔ اُس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آتی ہے۔

ماجو کو خود شیشے کی ٹاپ والی اُس میز پر وہ بوتلیں اتنی بُری لگتی ہیں کہ وہ انہیں اٹھانے لگتا ہے۔ آدمی سگریٹ پیک سے

نکالتے ہوئے اُسے

ٹوکتا ہے۔ آدمی : سیکس رہنے دو.....

ماجو زک جاتا ہے۔

آدی سگریٹ سٹگا کر ایک
سش لیتا ہے اور بوتلوں کی
طرف لائٹر سے اشارہ کرتے

آدی: کتنے پیسے کما لیتے ہو سارا
دن مالش سے؟

ہوئے پوچھتا ہے
اور لائٹر کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے
شراب کی بوتل کھولنے لگتا

ماجو: سو..... ڈیڑھ سو.....

ہے۔ آدی ایک گلاس

میں تھوڑی سی شراب

اُنڈیلتا ہے اور سگریٹ

ہونٹوں سے انگلیوں میں

منقل کرتے ہوئے شراب

کا ایک سپ لیتا ہے۔

آدی: اور اس دوسرے کام سے؟

پھر کہتا ہے

..... پیو گے؟

ماجو کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس سے پہلے

کہ وہ جواب دے آدی ساتھ ہی اس سے دوسرا سوال کرتا ہے اور پھر اس کے جواب کا
انتظار کئے بغیر اپنا گلاس رکھتے ہوئے دوسرے گلاس میں بھی کچھ شراب اُنڈیلتا ہے اور ماجو
کی طرف بڑھاتا ہے۔

ماجو جھجھکتے ہوئے گلاس پکڑتا ہے اور اُس میں نظر آنے والے جھاگ کو

دیکھتا ہے آدی اپنا گلاس اٹھا کر دوبارہ شراب کا سپ لیتا ہے۔

منظر: 48

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کاکو

پائل کمرے میں بے تابی سے ٹہل رہی ہے جب کاکو اندر داخل ہوتا ہے۔ پائل اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔
 کہتے ہوئے الماری کی طرف : پائل : ٹھہر جاؤ..... مجھے چادر لے لینے دو..... جاتی ہے۔
 کاکو : پر پائل بی بی..... اسلم تو ابھی بھی نہیں آیا۔ مڑ کر بے یقینی سے کاکو کو دیکھتی ہے۔
 پائل : کیا کہہ رہا ہے تو..... دونج گئے ہیں اتنی دیر وہ کیوں کرے گا؟
 کاکو : مجھے نہیں پتہ مگر سڑک پر کوئی نہیں ہے۔
 پائل : اس کا ویسا خراب ہو

گیا ہو گا یا پھر اُس
 کا نائز پنکچر ہو گیا ہو
 گا..... پہلے بھی ہمیشہ
 یہی ہوتا تھا جب بھی
 وہ مجھ سے ملنے لیٹ آتا
 تھا..... کتنی بار اُس
 سے کہا تھا اس ویسپا سے
 جان چھڑاؤ..... مگر.....
 تم جاؤ جا کر دیکھو اُسے۔
 جی پائل بی بی کا کو:

کہتے ہوئے باہر جاتا ہے
 پائل سردنوں ہاتھوں
 سے پکڑے ہوئے بستر پر
 بیٹھتی ہے۔

// Cut //

منظر: 49

وقت : رات
جگہ : اپارٹمنٹ
کردار : ماجو، آدی

آدی اور ماجو صوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماجو شراب کا پہلا سپ لیتا ہے اور اُس کا حلق جلنے لگتا ہے وہ بے اختیار گلاس ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔ آدی غور سے اُسے دیکھتے ہوئے مسکراتا ہے اور پوچھتا

آدی : سگریٹ؟

ہے۔

ماجو ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

آدی پیکٹ کھول کر ایک سگریٹ اُس کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو سگریٹ ہونٹوں میں دباتا ہے۔ آدی لائٹر جلا کر سگریٹ سلگاتا ہے۔ ماجو کی نظریں ستائشی انداز میں لائٹر پر ہیں۔ آدی لائٹر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنا گلاس

دوبارہ اٹھاتا ہے اور کہتا ہے۔ آدی : میں اس اپارٹمنٹ میں

رہتا نہیں..... صرف

اس کام کے لئے کبھی

کبھار آتا ہوں۔

ماجو سگریٹ کے کش کرتا ہے

ہوئے اُس کا چہرہ دیکھتا
 ہے۔ آدی اپنے گا اس
 میں موجود شراب کے آخری
 دو گھونٹ بھرتا ہے۔ اور
 پھر ماجو پر ایک نظر
 ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

آدی: تم پہلے نہالو..... میں اپنا
 ایک سوٹ نکال دیتا
 ہوں تمہارے لئے.....
 تمہیں پورا تو نہیں آئے گا
 مگر چاہے گا۔

وہ کہتا ہوا اٹھتا ہے
 اور ڈریسنگ روم
 کی وارڈ روب کھول
 دیتا ہے۔

ماجو کی نظر اب بھی میبل پر پڑے چمکتے لائٹس پر ہے۔

// Cut //

منظر: 50

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا کمرہ
کردار	:	پائل

پائل اپنے بیڈ پر نیم دراز ایک میگزین لئے بیٹھی ہے اور میگزین کے صفحات اُلٹ پلٹ رہی ہے مگر اُس کا ذہن کہیں اور ہے۔
وہ اسلم کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ اسلم کے ساتھ اپنے مستقبل کے بارے میں۔

میگزین کے صفحات پلٹتے پلٹتے وہ تصور میں کھو جاتی ہے۔ بہت سے منظر Flashes کی صورت میں اُس کے سامنے آتے ہیں۔

منظر: 51

وقت	:	دن
جگہ	:	ایک چھوٹا سا گھر
کردار	:	پائل، اسلم

اسلم اور پائل ایک چھوٹے سے گھر میں چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہیں پائل روٹی کے لقمے اسلم کے منہ میں ڈال رہی ہے اور اسلم محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 52

دن	:	وقت
گھر	:	جگہ
پائل	:	کردار

پائل صحن میں اسلم کے کپڑے دھونے کے بعد صحن کی تار پر پھیلا رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 53

وقت	:	دن
جگہ	:	گھر
کردار	:	پائل

پائل صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 54

دن	:	وقت
سڑک	:	جگہ
پاکل، اسلم	:	کردار

اسلم ویسا پر بیٹھا ہے پاکل اُس کے پیچھے بیٹھی ہے۔ وہ ویسا چلا رہا ہے۔ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں پاکل کی لٹیں تیز ہوا سے اڑ رہی ہیں۔

// Cut //

منظر: 55

دقت	:	دن
جگہ	:	کمرہ
کردار	:	پائل، بچہ، اسلم

.....

پائل پانچ چھ سال کے ایک بچے کے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے۔ بچہ یونیفارم پہنے ہوئے ہے۔ اسلم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے آتا ہے اور بچے کی انگلی پکڑ کر باہر لے جاتا ہے۔

پائل پیچھے اُس کا بیک لئے جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 56

دن	:	وقت
صبح	:	جگہ
اسلم، ایک نوجوان، پائل	:	کردار

پائل اور اسلم صحن میں کھڑے ہیں وہ اب ادھیڑ عمر ہیں۔ اُن کے سامنے سفید اور آل پہنے اُن کا بیٹا کھڑا ہے اور پائل اُسے گلے سے لگانے کے بعد اُس کا ماتھا چومتی ہے۔

// Cut //

منظر: 50

وقت :	رات
جگہ :	پائل کا کمرہ
کردار :	پائل

پائل میگزین پر سر رکھے آنکھیں بند کئے یک دم ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتی ہے پھر اپنی آنکھوں کو مسلتی ہے اور آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یک دم اٹھ کر بیٹھ کر وال کلاک کو دیکھتی ہے۔ وال کلاک تین بج رہا ہے۔ وہ بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ہے اور اٹھ کر کھڑی ہو جاتی

ہے۔ پائل: تین بج گئے اور کا کو نے مجھے

اٹھایا نہیں..... ارے تین

بجے تو ٹرین نے لاہور

کے لئے روانہ ہو جانا

تھا۔

وہ جوتا پہنتے ہوئے بڑبڑاتی

ہے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل جاتی ہے۔

منظر: 57

وقت	:	رات
جگہ	:	ہاتھ روم
کردار	:	ماجو، آدمی

ایک شاندار ہاتھ روم کا دروازہ کھلتا ہے اور ماجو اور آدمی اندر داخل ہوتے ہیں۔ ماجو کو ہاتھ روم میں نظر ڈالتے ہی جیسے سکتہ ہو جاتا ہے۔ وہ ویسا ہی ہاتھ روم ہے جیسا وہ اکثر اپنے تصور میں حمام میں نہاتے ہوئے دیکھتا ہے۔

آدمی ہاتھ روم میں کپڑے لٹکاتے ہوئے اس کو مختلف taps پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُن کا فنکشن بتاتا

آدمی: یہاں سے ٹھنڈا پانی ہے۔

آئے گا..... یہاں سے

گرم.....

بھروسہ وہاں پڑی چھوٹی بڑی بوتلوں کے ایک ڈھیر سے ایک بوتل الگ کر کے اُس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ شیمپو ہے..... اگر صابن

لگانا چاہو تو وہ سامنے

پڑا ہے۔

آدمی کہتا ہوا ہاتھ روم کا دروازہ بند کر کے باہر نکل جاتا ہے۔ ماجو کا سکتہ جیسے

نوٹ جاتا ہے وہ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو دیکھتا ہے۔ پھر ہاتھ روم میں چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہے اور پھر اُس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے۔ وہ بوتل کو بین کے پاس رکھتے ہوئے بڑے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ پھر بوتلوں کے ڈھیر کو دیکھتا ہے پھر شاور کو اور پھر سوچتا

ہے۔ ماجو: (خیال!) یہ صاحب بہت اچھا آدمی

ہے..... میں اس سے کہوں

گا کہ وہ مجھے اس گھر کی

دیکھ بھال اور چوکیداری

کے لئے رکھ لے.....

اسے اس گھر اور یہاں

کی چیزوں کی حفاظت

کے لئے کسی نہ کسی آدمی

کی تو ضرورت ہوگی

میں اس سے کہوں گا

وہ مجھے رکھ لے.....

پھر میں..... میں اس

غسل خانے میں روز نہا

سکوں گا جتنی دیر دل

چاہے..... جتنا مرضی

پانی لگا کے۔

وہ سوچتے ہوئے اپنی

تمیض اتارنے کے لئے اٹھانے لگتا ہے۔

منظر: 58

وقت :	رات
جگہ :	پائل کا گھر
کردار :	پائل، مغنیہ

پائل تیزی سے سیڑھیاں اُترتی ہوئی نیچے آتی ہے اور کا کو
کا کو..... کا کو : پائل : کو آواز دیتی ہے۔

بھروسہ ہال کمرے کے سامنے

تیزی سے گزرتی ہے ہال کمرے کے اندر سے ابھی بھی طبلے اور گھٹنگھروں کی آواز آ رہی
ہے۔ اندر سے ساتھ گانے کی بھی آواز آ رہی

مغنیہ : ہم بھول گئے ہر بات ہے۔

مگر تیرا پیار نہیں بھولے

کیا کیا ہوا دل کے ساتھ

مگر تیرا پیار نہیں بھولے

پائل بھاگتے ہوئے بیرونی

دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔

منظر: 59

وقت	:	رات
جگہ	:	باتھ روم
کردار	:	ماجو

ماجو شور کے نیچے کھڑا ہے۔ اور پانی سے جیسے محفوظ ہوتے ہوئے آنکھیں بند کیے وہاں پر کھڑا ہے۔

آنکھیں بند کرتے ہی اُس کے تصور میں حمام کا غسل خانہ آ جاتا ہے۔ وہ جیسے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتا ہے اور پھر اپنے آپ کو اس غسل خانے میں پا کر مسکراتا ہے۔ پھر گرتے پانی سے اپنے کندھوں اور بازوؤں کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 60

وقت	:	رات
جگہ	:	برآمدہ
کردار	:	کا کو، پائل، چاندنی، عاشق

پائل دروازہ کھول کر برآمدے میں نکلتی ہے اور تبھی وہ بیرونی گیٹ کی طرف سے
کا کو کو آتے دیکھتی ہے کا کو پاس آتا ہے تو وہ اُس سے کہتی ہے۔
پائل: بیک دے آئے اُسے

..... اور مجھے بتانا

بھول گئے..... چلو اب

جلدی کرو..... آج

کی ٹرین تو نکل گئی

اب کسی اور ٹرین کا

انتظار کرنا پڑے گا۔

کا کو: پائل بی بی اسلم ابھی

بھی نہیں آیا..... میں

ہر دس منٹ کے بعد

باہر چکر لگا رہا ہوں

مردہ ہمیں نہیں ہے۔
پائل: تمہارا دماغ تو ٹھیک
ہے کا کو؟

کا کو: آپ میرے ساتھ آئیں
اور خود دیکھ لیں سڑک
پر کوئی نہیں۔

پائل: پر تین بج رہے ہیں اور
ہمیں تین بجے کی ٹرین
سے لاہور جانا تھا۔

جھجک کر کا کو: بی بی کیا آپ کو یقین
ہے کہ.....

بات کاٹ کر پائل: اب یہ مت پوچھنا مجھ سے
کہ اسلم واقعی مجھ سے محبت
کرتا ہے یا نہیں..... اور
مجھے واقعی اس گھر سے لینے آئے گا
یا نہیں؟

کا کو: نہیں پائل بی بی میں تو صرف
یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کو
واقعی یقین ہے کہ انہیں آج
رات کو ہی آنا تھا؟

دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہتے ہیں پھر پائل کی آنکھوں میں آنسو آنے
لگتے ہیں اور

وہ کہتی ہے۔ پائل: وہ آج رات نہیں آئے گا تو
پھر بھی نہیں آئے گا کا کو.....
اُس کے گالوں پر

..... اُس کو آ جانا چاہیے.....
 پائل نے دل دیا ہے اُسے.....
 کیا اُسے اس کا احساس ہی نہیں
 ہے۔

آنسو بہہ رہے ہیں

کا کو: میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔

اُس کے آنسوؤں سے گھبرا کر پلٹتا ہے اور تبھی کھلے گیٹ سے چاندنی ایک مرد کے ساتھ ایک گاڑی میں آتی
 نظر آتی ہے۔ پائل یک دم پلٹ کر بھاگتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 61

وقت : رات
جگہ : بیڈروم
کردار : ماجو، آدی

آدی بیڈروم کے صوفے پر بیٹھا اُسی طرح شراب اور سگریٹ پی رہا ہے جب ماجو اپنے سائز سے بڑے شلوار قمیض میں باہر نکلتا ہے۔ اُس نے شلوار کی لمبائی کو کم کرنے کے لئے اُسے نیچے میں اڑسا ہوا ہے۔

اور قمیض کی آستینوں کو بھی فولڈ کیا ہوا ہے۔

آدی اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے پھر انگلش میں

کہتا ہے۔ آدی : Much better

ماجو آ کر آدی کے

پاس بیٹھ جاتا ہے اور

کہتا ہے۔ آدی ایک بار

ماجو : میں نے آپ کے بیٹے

کو دیکھا ہے

پھر ایک سگریٹ ماجو کی

طرف بڑھاتا ہے اور

پھر لائٹ اٹھانے لگتا ہے

جب ماجو کے جملے پر

وہ جیسے کرنٹ کھا کر دیکھتا
ہے۔

کیا مطلب؟
آدی: اس گاڑی میں ایک
لڑکے کو کئی بار میں
نے دیکھا ہے۔

لائٹر سے مارجو کے ہونٹوں
میں دبا سگریٹ سلگانے
لگتا ہے اور کچھ مطمئن ہو
کر اُسے بتاتا ہے۔

آدی: اودہ..... اچھا..... ہاں
وہ میرا بیٹا ہی ہو
گا..... تمہاری عمر کا ہی
ہے..... اکلوتا بیٹا ہے میرا.....
..... اگلے ہفتے وہ پڑھنے کے
لئے امریکہ چلا جائے گا۔

ماجو: کیوں؟

ہلکی سی مسکراہٹ
کے ساتھ

آدی: ہمارے خاندان میں سب
پڑھنے کے لئے باہر جاتے ہیں۔
..... آج اپنے دوستوں کے
ساتھ اس وقت ایک
پارٹی میں گیا ہوا ہے وہ۔

..... میں بہت miss کروں
گا اُسے جب وہ باہر چلا جائے
گا.....

تم اس کام کے لئے کتنے پیسے
لیتے ہو؟

ایک دم بات بدلتے
ہوئے سگریٹ ایش
ٹرے میں ملتے ہوئے
آدی پوچھتا ہے۔

ماجو کچھ کہنے کے لئے
منہ کھولتا ہے پھر یک
دم منہ بند کر لیتا ہے۔

آدی: ایک ہزار ٹھیک رہے
گا؟

ماجو: روپے؟

آدی: اور کیا پیسے؟.....

بے یقینی سے بے اختیار
ہنس کر والٹ سے
ایک نوٹ نکال
کراُس کی طرف
بڑھاتے ہوئے
ماجو کانپتے ہاتھوں
سے نوٹ پکڑ لیتا ہے۔
آدی اُس کی کیفیت
سے جیسے محفوظ ہو رہا
ہے۔ ماجو بے یقینی
سے ہزار کے نوٹ
کو دیکھتے ہوئے قال
والے کی بات یاد
کرتا ہے۔

قال والا: تیرے دن پھرنے والے
ہیں ماجو.....

آدی: آؤ وہاں چلیں

کھڑا ہوتے ہوئے بیڈ کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے
کیمرہ بینڈ کو فوکس
کرتا ہے۔

منظر: 62

وقت :	رات
جگہ :	پائل کا گھر
کردار :	پائل، چاندنی، مغنیہ

پائل لاؤنج میں صوفہ پر جا کر
بیٹھ جاتی ہے، ہال کمرے
سے مغنیہ کے گانے کی
آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ : ٹوٹی ہے میری نیند مگر
تم کو اس سے کیا
بجتے رہے ہواؤں سے در
تم کو اس سے کیا

پائل کی آنکھوں سے آنسو
اور تیز رفتاری سے
بنے لگتے ہیں اور وہ
اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں
سے چھپا لیتی ہے۔

اوروں کا ہاتھ تھا مو
انہیں راستہ دکھاؤ
میں بھول جاؤں
اپنا ہی گھر
تم کو اس سے کیا

چاندنی تب اندر آتی
ہے اور سرسری سی نظر

پائل پر ڈال کر سیڑھیاں
 چڑھتی جاتی ہے۔
 پائل دونوں ہاتھوں
 سے چہرہ چھپائے بیٹھی
 ہے۔

لے جائیں مجھ کو مالِ غنیمت
 کے ساتھ عدو
 تم نے تو ڈال
 دی ہے سپر
 تم کو اس سے کیا

تم نے تو تھک کے دشت
 میں خیمے لگا لئے
 تنہا کٹے کسی کا سفر
 تم کو اس سے کیا

منظر: 63

وقت : رات
جگہ : بیڈروم
کردار : ماجو، آدمی

ماجو اور آدمی ڈبل بیڈ پر ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر چپت لیٹے ہیں۔ آدمی سائینڈ نیبل سے پھر سگریٹ پیک سے سگریٹ نکالتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھتا ہے اور لائسنر سے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی: میں خود بھی کچھ دیر پہلے
ایک پارٹی سے آیا ہوں۔
ماجو: کس پارٹی سے؟

آدمی ایک اور سگریٹ سلگاتے ہوئے اُسے ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سگریٹ پکڑ لیتا ہے۔

آدمی: تھی ایک پارٹی سندھ
کلب میں..... وہی
ناچ گانا، نمائی قہقہے

فریب اور جھوٹ.....
مجھے نفرت ہے ان پارٹیز
سے۔

ماجو: اگر آپ کو اتنی نفرت ہے
تو آپ وہاں جاتے کیوں
ہیں؟

آدمی: کیونکہ میری بیوی کو
جانا پسند ہے وہاں.....
ابھی بھی اسے وہیں
چھوڑ آیا ہوں۔

ماجو: کیوں؟
آدمی: کیونکہ وہ ابھی اور رہنا چاہتی
تھی وہاں۔

ماجو: وہ واپس کیسے آئے گی؟
آدمی: ڈرائیور کو واپس بھیج
دیا تھا میں نے۔

ماجو: وہ جب گھر آئے گی اور
آپ گھر پر نہیں ہوں گے
تو وہ آپ کو تلاش نہیں
کرے گی؟

آدمی: نہیں..... بڑے گھروں میں
کوئی کسی کو تلاش نہیں کرتا
..... وہ آئے گی..... کلیننگ
ملک سے اپنا چہرہ صاف

بے اختیار قہقہہ لگا کر

کرے گی..... مساج کرے
گی..... چہرے کی مالش
..... اور سو جائے

گی..... میں اور وہ کئی
کئی دن آپس میں بات
نہیں کرتے.....

بات کرتے کرتے عجیب سے انداز
میں رُک کر مابو کو دیکھتے
ہوئے مساج کا ترجمہ
کرتا ہے۔ مابو نہ سمجھنے والے
انداز میں مسکراتا ہے۔ آدمی
بات جاری رکھتا ہے۔

کیوں؟..... آپ کو اچھی
نہیں لگتی وہ؟
نہیں۔

مابو:

آدمی:

دو ٹوک انداز

میں

پھر آپ نے اُس سے

شادی کیوں کی؟

مابو:

شادی ایک چیز ہوتی ہے۔

..... پسند ایک اور چیز

ہوتی ہے..... کر لیتے ہیں

ہم لوگ اس طرح کی خاندانی

عورتوں سے شادیاں.....

..... وہ سارا دن شاپنگ

آدمی:

کرتی ہے..... رات کو پارٹیز

اٹینڈ کرتی ہے۔

خوبصورت ہے؟

مابو:

پتہ نہیں..... لوگ کہتے ہیں

آدمی:

ہے..... میں نے بہت عرصہ

عجیب سی

مسکراہٹ کے

ساتھ کش لیتے

ہوئے

ہو گیا اسے غور سے دیکھا نہیں۔
 اس کو پتہ ہے کہ آپ یہاں
 اس گھر میں.....

ماجو:

بات کرتے ہوئے رُک
 جاتا ہے۔ آدمی غور
 سے اُس کا چہرہ دیکھ
 کر ایک کش لگاتا
 ہے۔

آدمی: اُس کو نہیں پتہ
 یا کم از کم وہ یہ ظاہر
 کرتی ہے کہ اُسے نہیں پتہ
 جیسے میں اسے کسی دوسرے
 مرد کے ساتھ کہیں دیکھ
 کر یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں
 کچھ نہیں جانتا.....

ہلکی سی ہنسی کے ساتھ
 تبھی بیڈ سائیڈ ٹیبل
 پر پڑا موبائل بجنے
 لگتا ہے۔

آدمی چونک کر موبائل اٹھاتا ہے۔

منظر: 64

وقت :	رات
جگہ :	پائل کا کمرہ
کردار :	پائل، چاندنی

کمرے کا دروازہ تڑاک سے کھلتا ہے اور پائل تقریباً دوڑتی ہوئی آتی ہے اور ادھر ادھر دیکھے بغیر اوندھے منہ بینڈ پر لیٹ کر رونے لگتی ہے بلند آواز میں ہچکیوں سے وہ روتی جاتی ہے کچھ دیر کے لئے اور تبھی اُسے احساس ہوتا ہے کہ کمرے میں کسی اور کی بھی ہچکیوں کی آواز ہے وہ یک دم خاموش ہو کر سیدھی ہوتی ہوئی اُٹھتی ہے اور ساکت ہو جاتی ہے۔

ڈرینگ ٹبل کے سامنے بیٹھی چاندنی بھی زار و قطار رو رہی ہے۔

وہ دونوں آئینے میں اپنے آنسوؤں سے بھیکے چہروں کا عکس دیکھتی ہیں۔

پھر یک دم چاندنی اپنی جگہ سے اُٹھتی ہے اور پائل کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ کر بلند آواز میں رونے لگتی ہے۔ پائل بھی بے اختیار اُس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔

بیک گراؤنڈ میں مغنیہ کے گانے کی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: آج کی شب تو بہت کچھ ہے مگر کل کیلئے

ایک اندیشہ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں

دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
 رنگِ اُمید کھلے گا کہ بکھر جائے گا
 وقت پر واز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا
 جیت ہوگی یا کھیل بگڑ جائے گا
 خواب کا شہر رہے گا کہ اُجڑ جائے گا

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

// Cut //

منظر: 65

وقت : رات
جگہ : بیڈ روم
کردار : ماجو، آدی

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

.....Hello ! آدی:

What ?

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف

سے بات سنتا اور پھر اضطراب

کے عالم میں اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا

ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھسٹکا

ہے۔

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟.....

.....تمہاری گاڑی تو میرے

پاس ہے..... پھر تمہارے

پاس کون سی گاڑی

تھی؟.....

.....My God

.....میں آ رہا ہوں

منظر: 65

وقت : رات
جگہ : بیڈ روم
کردار : ماجو، آدی

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

.....Hello ! آدی :

What ?

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف

سے بات سنتا اور پھر اضطراب

کے عالم میں اُنھ کر کھڑا ہو جاتا

ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھٹھکتا

ہے۔

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟.....

.....تمہاری گاڑی تو میرے

پاس ہے..... پھر تمہارے

پاس کون سی گاڑی

تھی؟.....

.....My God

.....میں آ رہا ہوں

.....don't worry

.....آفسر کو اپنا
تعارف کروایا ہے تم نے؟
.....

Alright.....

Just calm down

میں پہنچتا ہوں۔

ماجو: کیا ہوا؟

آدمی: تم اپنی چیزیں لو ہمیں

ابھی یہاں سے نکلنا ہے۔

میرے بیٹے کی گاڑی

کے نیچے آ کر کوئی مر گیا۔

ماجو: میں کپڑے بدل.....

آدمی: ضرورت نہیں تم رکھو یہ

کپڑے..... بس اندر سے

اپنے کپڑے اٹھا لو۔

وہ موبائل بند کرتا ہے۔

ماجو اُس سے پوچھتا ہے

آدمی اب کار کی چابیاں

اٹھاتے ہوئے اپنی شرٹ

کے بٹن بند کر رہا ہے۔

ماجو اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔

آدمی تیزی سے بات

کھاتا ہے۔

ماجو باتھ روم کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 66

وقت : رات
 جگہ : پائل کا کیمبرہ
 کردار : پائل، چاندنی

پائل اور چاندنی بیڈ پر برابر میں چت لیٹی ہیں۔
 مجھے لگتا تھا تم مجھ سے نفرت کرتی
 پائل:
 تھی۔

چاندنی:
 نہیں میں تم پر رشک کرتی
 تھی..... ہم سب کو لگتا تھا تمہیں
 واقعی سچی محبت مل گئی

ہے اور تم یہاں سے نکل کر
 وہ سب کچھ پا لوگی جس کے
 ہم سب خواب دیکھتے ہیں۔

پائل:
 اور میں تم پر رشک کرتی
 تھی..... تم میں اعتماد تھا تم
 جس طرح مردوں کے ساتھ
 ہائی سوسائٹی میں پھرتی

اُسی انداز میں

تھی اُس طرح یہاں کی
کوئی دوسری لڑکی نہیں
پھر سکتی تھی مجھے بعض
دفعہ لگتا تھا مرد تمہارے
سامنے گھبرا جاتے ہیں
..... تمہارے سامنے گھٹنوں کے
بل بیٹھے نظر آتے ہیں۔

چاندنی:

اُسی انداز میں

ہائی سوسائٹی! ہم
کچھ بھی کر لیں پائل اپنے
اوپر سے طوائف کا لیبل
ہم نہیں اُتار سکتیں کوئی
نہ کوئی چیز یہ چغلی کھاتی

ہے کہ ہم اس بازار سے ہیں
..... کہ ہم وہ عورتیں نہیں ہیں
جو پہلے صاحب حیثیت مردوں
کی بیٹیاں ہوتی ہیں پھر
پھر بہنیں اور پھر صاحب
حیثیت مردوں کی بیویاں
بنتی ہیں ہمیں دیکھتے ہی
سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ ہم
ہم بس سیدھی طوائفیں ہی
پیدا ہوئی تھیں۔

پائل اُلے لیٹے اُس کا کندھا
ٹھکتی ہے مگر چاندنی عجیب
سے اشتعال میں اُنھ کر

بیٹھ جاتی ہے۔

چاندنی: کیا ہے جو یہ بڑے خاندانوں
کی بیٹیاں اور بڑے آدمیوں
کی بیویاں نہیں کرتیں.....
اگر ہم جسم دکھاتی ہیں تو یہ
ہم سے بھی کم کپڑے پہن کر
غیر مردوں میں پھر رہی
ہوتی ہیں..... ہم شراب پیتی
ہیں یہ بھی پیتی ہیں..... ہم
فحش باتیں کرتی ہیں یہ بھی
کرتی ہیں..... ہم مردوں کے
ساتھ چکر چلاتی ہیں یہ بھی
غیر مردوں کے ساتھ افیئر چلاتی
ہیں..... ہم مردوں سے تحفے
لیتی ہیں یہ بھی لیتی ہیں.....
پھر فرق کیا ہے دونوں میں؟
ضرورت اور شوق کا..... ہم
سب کچھ ضرورتاً کرتی ہیں.....
وہ سب کچھ شوقیہ..... جسم
فروشی ہمارا پیٹ بھرتی ہے
اور اُن کا دل بہلاتی ہے۔

پائل:

اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے

چاندنی یک دم ڈھیلی
پڑ جاتی ہے۔

چاندنی: ہاں ضرورت اور شوق کا
ہی فرق ہے۔

پائل: آج کچھ ہوا کیا؟

چاندنی: ہاں اظہر درانی کی بیوی تھی

پارٹی میں بہت بڑا انڈسٹریلٹ
 ہے مجھے کہنے لگی میں اظہر
 سے کہوں گی وہ کسی ماشیے کے
 ساتھ سو جائے مگر کسی طوائف
 کے ساتھ نہیں پتہ نہیں کون
 کون سی بیماریاں پھیلاتی ہیں
 یہ عورتیں میرا دل چاہا
 میں سینڈل اتار کر اُس عورت
 کے منہ پر دے ماروں خود
 پورے شہر میں کہانیاں مشہور
 ہیں اس کی اور مجھے کہہ رہی
 ہے کہ ہم بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

نجیدگی سے : پائل : دینا پتہ اُس کے شوہر کا
 میں ماجو سے کہوں گی وہ
 سوئے اُس کے شوہر کے
 ساتھ تاکہ شوق تو پورا
 ہو اُس کی بیوی کا۔

چاندنی : چاندنی اُس کی بات
 پر یک دم تہقہہ لگا کر
 ہنستی ہے۔ پائل بھی
 ہنس پڑتی ہے۔ پھر دونوں کو جیسے ہنسنے کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ
 دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنستی ہیں۔

منظر: 67

وقت	:	رات
جگہ	:	باتھ روم
کردار	:	ماجو

ماجو باتھ روم میں اپنے کپڑے لپیٹے اپنی بغل میں دبائے بڑی حسرت سے باتھ روم کو دیکھ رہا ہے تبھی باہر سے آدمی کی آواز آتی ہے۔

آدمی: جلدی آؤ..... مجھے دیر

ہو رہی ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر ایک آخری نظر باتھ روم پر ڈالتے ہوئے ٹشو کے ڈبے سے چند ٹشو تیزی سے لے کر اپنی جیب میں اڑستا ہے اور باتھ روم سے نکل جاتا ہے۔

منظر: 68

وقت : رات
جگہ : لاؤنج
کردار : پائل، کاکو

پائل مطمئن انداز میں کچھ گنگناتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی ہے اُس کے پیروں میں ایک بار پھر گھنگھرو بندھے ہوئے ہیں۔

تبھی کاکو اندر آ کر اُس کے قریب اُس سے

کہتا ہے۔ کاکو: میں ابھی پھر باہر دیکھ کر.....

پائل اُس کی بات کاٹ دیتی ہے۔

پائل: اب اس کی ضرورت

نہیں ہے۔ میرا بیگ

لا کر میرے کمرے

میں رکھ دے..... مجھے

اب کہیں نہیں جانا

کاکو حیرانگی سے اُسے دیکھتا

رہتا ہے۔ وہ بڑے ناز اور انداز سے چلتی ہوئی ہال کمرے کی طرف جا رہی ہے۔

منظر: 69

وقت :	رات
جگہ :	سڑک
کردار :	ماجو، آدمی

ماجو آدمی کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور آدمی زن سے گاڑی اڑا کر لے جاتا ہے۔ ماجو تیل کی بوتلیں اور اپنے کپڑے پکڑے حسرت سے دور جاتی گاڑی کی ٹیل لاش کو دیکھتا ہے۔

گاڑی موڑ مڑ کر غائب ہوتی ہے اور ماجو اپنے ارد گرد دیکھتا ہے۔ فٹ پاتھ پر کہیں کہیں اکا دکا لوگ سو رہے ہیں وہ ایک نظر اپنے صاف ستھرے لباس کو دیکھتا ہے پھر تیل کی بوتلوں کو پھر اپنے پہلے والے کپڑوں کی گٹھڑی کو پھر وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھ جاتا ہے۔

منظر: 70

وقت : دن
 جگہ : لاؤنج
 کردار : کا کو، جہاں آرا

کا کو لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ وہ بے حد شاکد اور ڈسٹربڈ نظر آ رہا ہے۔

جہاں آرا ہال کمرے سے نکلتے ہوئے جماعتی لیتی ہے پھر انگڑائی لیتی ہے کا کو کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: میں سونے جا رہی ہوں

کا کو..... تو دروازے دیکھ

لے..... آج ساری رات

تو تجھے آوازیں دیتے ہوئے

ہی گزری..... پتہ نہیں

گھڑی گھڑی کہاں غائب

ہو جاتا تھا تو.....

کیا ہوا؟ تیرا رنگ کیوں

اڑا ہوا ہے؟

کا کو: ایکسڈنٹ

جہاں آرا: کیا؟ کیا بک رہا ہے
کا کو: مزار کے قریب والی سڑک

جیسے اُس کی نیند غائب
ہوتی ہے

پر ایک سکوٹر والے کو
ایک گاڑی والے نے ٹکرا

مار دی۔

جہاں آرا: آئے ہائے تو اس سے ہمیں

کیا..... روز کئی ایکسڈنٹ

ہوتے ہیں کراچی میں۔

کا کو: وہ جو افتخار صاحب رات

کو آئے تھے وہ اُن کی

گاڑی تھی۔

جہاں آرا: میرے اللہ..... وہ جو انیس

بیس سال کا لڑکا تھا جو

بے اختیار سینے پر ہاتھ
رکھ کر

بار بار مجھ سے پائل کا پوچھ

رہا تھا؟

کا کو: ہاں

جہاں آرا: وہ ٹھیک تو ہے؟

بے تابی سے

کا کو: ہاں وہ ٹھیک ہے بس گاڑی

سکوٹر سے ٹکرانے کے

بعد کھبے سے ٹکرائی اور ابھی

بھی وہیں کھڑی ہے مگر افتخار

کو پولیس لے گئی وہ ٹھیک

تھا۔

الہینان سے

جہاں آرا: پولیس کی کوئی بات نہیں

اس کا باپ بڑا آدمی

ہے چھڑوا لے گا اے۔

کا کو: مگر سکڑ والا مر گیا۔

جہاں آرا: بے چارہ چلو اللہ اُس

کی مغفرت کرے۔

کا کو: وہ..... وہ اسلم تھا۔

ہکلاتے ہوئے

جہاں آرا: اسلم؟..... وہ کیا کر رہا

چوٹکتے ہوئے

تھارات کے اس وقت یہاں؟

کا کو: پتہ نہیں مگر وہ اسی کا ویسا

تھا..... وہ سڑک پر اسی وقت

مر گیا۔

جہاں آرا ایک دم گہرا

الہینان کا سانس

جہاں آرا: اللہ کی قدرت ہے کبھی تو

بیٹھے بٹھائے دل کی مرادیں

لیتے ہوئے کہتی ہے۔

پوری کرتا ہے..... پائل

کی جان چھوٹی اُس سے

..... اُس حرام زادے نے

راتوں کی نیندیں حرام کر

رکھی تھیں..... یہ لے یہ

پیسے اور مزار پر چادر چڑھا

کر آ..... میں نے منت مانی

تھی کہ اسلم سے بچھا چھونے کا

اپنے ہاتھ میں پکڑی

ایک پونگی سے ایک

نوٹ نکال کر اُس

تو مزار پر چادر چڑھاؤں
گی۔

کا کو کسی معمول کی طرح
نوٹ پکڑ لیتا ہے۔
جہاں آرا جانے کے
لئے پلٹی ہے مگر
پھر جیسے کچھ یاد آنے
پر مڑتی ہے۔

جہاں آرا: اور دیکھ خبردار پائل کو
اس حادثے کے بارے
میں کچھ پتہ چلا..... میں
تو اب سٹوڈیو بھی نہیں بھیج
رہی اُسے..... کراچی کی
کوئی فلم نہیں کرواؤں گی
اُسے..... اب لاہور میں
ہی کام کرواؤں گی.....
سنا کا کو تو نے..... یہ راز
تیرے اندر ہی رہنا چاہیے
مزار کے قریب سڑک
پر کس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے
تو نہیں جانتا..... سمجھا؟
سمجھ گیا۔

بے اختیار

کا کو:

سمجھ گیا۔

جہاں آرا پلٹ کر جاتی ہے۔ کا کو ہاتھ میں پکڑے نوٹ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھوں
اور چہرے پر افسردگی ہے۔

منظر: 71

وقت : طلوع آفتاب
جگہ : سمندر کا کنارہ

.....

سمندر کے کنارے پر طلوع آفتاب کا منظر ہے۔ ایک نئی صبح نکل رہی ہے۔
ہندے آسمان پر اڑ رہے ہیں ایک عجیب سی خاموشی ہر جانب ہے۔

// Cut //

منظر: 72

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کاکو

پائل مزار کی میزھیاں اتر رہی ہے جب وہ کاکو کو ایک چادر ہاتھ میں پکڑے
میزھیاں چڑھتے دیکھتی ہے۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں۔ پائل اُس کو روک کر پوچھتی

پائل: تو کہاں جا رہا ہے کاکو؟

کاکو: بی جان نے یہ چادر

چڑھانے کے لئے دی

ہے اس کو چڑھانے

آیا ہوں۔

پائل: میں نے سوچا پھر اماں

نے تجھے میرے پیچھے بھیج

دیا ہے..... لا چادر

دے میں خود چڑھاتی

ہوں۔

مکراتے ہوئے کہتی ہے

پائل ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کا کو چکپتا تے ہوئے کہتا ہے

کا کو:

تمہیں پائل بی بی میں
خود چڑھاتا ہوں

پائل:

ارے دے ادھر.....

میں نے کہاناں میں
چڑھاتی ہوں..... مجھ

چادر اُس سے کھینچتے

ہوئے

پر بھی کرم کیا ہے پیر سائیں
نے..... اسلم کا اصلی چہرہ
دکھا کر مجھے بچا لیا اُس

نے۔

کا کو ان فردگی سے اُسے

دیکھتا ہے وہ اب میڑھیاں چڑھ رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 73

وقت	:	دن
جگہ	:	مزار
کردار	:	پائل، کا کو

پائل بڑے انہماک اور عقیدت سے مزار پر چادر چڑھا رہی ہے۔
 کا کو چپ چاپ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 74

وقت : دن
جگہ : مزار کے پاس کوئی جگہ
کردار : نوشی، ماجو، پائل

ماجو کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر ایک جگہ بیٹھا ہے جب سب سے پہلے نوشی نمودار ہوتا ہے۔ وہ زرق برق لباس میں فل میک اپ کے ساتھ ہے اور لہراتا آ رہا ہے۔
ماجو کے پاس آتے ہی وہ تالی بجاتا ہے۔

نوشی: آئے ہائے..... تو کون

ہے..... میں تو ماجو سے
ملنے آئی ہوں

ماجو: میں ماجو ہی ہوں
نوشی

ماجو کچھ شرما کر

مصنوعی حیرانگی سے سینے

پر ہاتھ رکھ کر نوشی

یک دم نیچے بیٹھ جاتا

ہے۔

نوشی: ہائے میرے اللہ..... یہ

شہزادہ چارلس یہاں

اُس کے کپڑوں کو چھوتے

کیسے آ گیا

بکواس مت کر نوشی

..... اور یہ حلوہ پوری

کھا

حلوہ پوری اور

وہ بھی تو کھلا رہا ہے۔

دنیا والو آؤ مجھے

جگاؤ میں کوئی

خواب دیکھ رہی ہوں؟

ماجو:

ہوئے

نوشی:

آواز لگاتے ہوئے

ماجو غصے سے دانت

پیتا ہے

ماجو:

اب اگر ایک لفظ اور

کہا تو میں گھونسا مار کر تیرے

دانت توڑ دوں گا بیچوے۔

نوشی:

بیچوہ کس کو بول رہا ہے

ماشے میں بتاؤں

تجھے؟

وہ یک دم غصے

میں اُس کے

بال نوچنے لگا

ہے۔

تبھی پائل

وہاں آتی ہے

اور بے حد ناراضگی

سے دونوں کو

جھڑکتی ہے۔

پائل:

دونوں کتوں کی طرح صبح

ی صبح لڑنا شروع ہو

جاتے ہو اور کچھ نہیں

تو ایک عورت کا ہی لحاظ
کر لیا کرو۔۔۔ ارے
حلوہ پوری۔۔۔ یہ کون لایا
ہے؟

کہتے ہوئے بیٹھ کر
حلوہ پوری کا

لفافہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور لقمہ لیتی ہے۔ ماجو اور نوشی الگ ہو جاتے ہیں اور خود بھی لقمے
لینے لگتے ہیں۔۔۔ پائل
ماجو کو دیکھتی ہے۔

پائل: آج تو بڑا انگریز بنا ہوا
ہے ماجو۔۔۔ نہ وہ تل
اور کپڑے بھی نئے

وہ آگے بڑھ کر اس
کے بالوں کو سوجھتی
ہے اور جیسے خوشبو
سے محفوظ ہوتی
ہے۔

بالوں میں
بھی کوئی اسپرینڈ شیمپو لگایا
ہے۔۔۔ قصہ کیا ہے؟

ماجو: بتا دوں گا سارا قصہ تم پہلے یہ
حلوہ پوری تو کھاؤ۔۔۔ میں کھلا
رہا ہوں۔۔۔ اور ابھی چائے اور
سگریٹ بھی پلو اؤں گا۔

نوشی: لگتا ہے رات کو کوئی اونچا
ہاتھ مارا ہے۔

معنی خیر انداز
میں

ماجو: ایسا ہی سمجھو۔۔۔ اور تیرا
سج ختم ہو گیا؟
صبح ہی صبح ٹیشن ناش
ہو رہی ہے۔

ہاں ہو گیا ختم سوگ

..... جب زندگی خود

ہی ماتم ہے تو میں کس

کے لئے کتنا روؤں.....

..... آج فلم انڈسٹری میں

ہیروئن کے لئے آڈیشن دینے

جار ہی ہوں..... چار ہفتوں

میں پورے شہر میں پوسٹروں

پر میری ہی تصویریں دیکھو

گے تم..... فلم انڈسٹری کی

بڑی بڑی ہیروئنوں کا

پتہ کاٹ دوں گی اور

بڑے بڑے ہیرو کے گھرتباہ

کر دوں گی..... بس چار

دن کی مہمان ہے نوشی

تمہارے پاس۔

تمہارے اسلم کا کیا حال

ہے؟

مر گیا حرام زادہ.....

آئندہ نام مت لینا اُس

کا میرے سامنے.....

مرد سارے کتے ہوتے ہیں

ماجو کے علا

ماجو مرد کہاں ہے.....

مصنوعی سنجیدگی سے بات
بدلتے ہوئے آنکھیں گھماتے
ہوئے

پاکل کی طرف متوجہ ہو کر

ہنستے ہوئے

ماجو:

پاکل:

نوشی:

پاکل:

ماجو تو مالشیا ہے۔

تینوں ہنستے ہیں
پھر ماجو ایک ٹھنڈا
سانس لیتے ہوئے
کہتا ہے۔

ماجو: رات میری قسمت بدلتے بدلتے
رہ گئی

پائل: میری بھی

نوشی: میری بھی.....

بے اختیار
ہلکی سی افسردگی کے ساتھ
تینوں اکٹھے کہتے ہیں بے اختیار

تینوں ایک دوسرے
کا چہرہ دیکھتے ہیں
اور پھر یک دم کھکھلا
کر ہنس پڑتے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں
تالیوں، بوتلوں
اور ہنگھروں کا
شور)